کیا تاریخ طبری شیعہ کتاب ہے؟

اہل سنت کے کچھ جہلاء جو خود کو عالم سمجھتے ہیں اور بات بات پر بحث کرنے کا شوق رکھتے ہیں اُنہوں نے ایک دفعہ پھر سے ایک بہت بڑی جہالت کا مظاہرہ کیا ہے کہ تاریخ طبری جو کہ اہل سنت کی اپنی مُستند کتاب ہے انہوں نے اسکو شیعہ کی کتاب ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور ابن جریر طبری اس تاریخ کے مصنف کو بھی شیعہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی۔ جبکہ اب ہم تفصیلاً بتاتے ہیں کہ یہ اہل سنت کے نزدیک کیا معنی رکھتی ہے۔

دلیل نمبر ۱:

سب سے پہلے اہل سنت کے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی لکھتے ہیں:

''یہ بات بھی جان لینی چاہئے کہ ابن جریر طبری نام کے دو اشخاص ہیں ایک محمد بن جریر بن رستم آملی ، یہ شیعہ ہے جو کتاب المسترشد در بیان امامت کا مصنف ہے۔ دوسرے محمد بن جریر بن غالب طبری ابو جعفر ہے جو تفسیر ابن جریر اور تاریخ کبیر کا مصنف ہے یہ اہل سنت میں سے ہے''

(تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۸۶)

دلیل نمبر ۲:

خیر الدین الزرکلی لکھتے ہیں:

محمد بن جریر بن یزید الطبری ابو جعفر : المؤرخ المفسر الامام ....اخبار الرسل والملوک یعرف بتاریخ الطبری ..وھو من ثقات المؤرخین قال ابن اثیر :ابو جعفر اوثق من نقل التاریخ ..وکان مجتھد من احکام الدین لا یقلد احد بل قلدہ بعض الناس وعملو باقوالہ و آرائہ.

ابن جریر طبری مؤرخ مفسر اور امام تھے۔ انکی تصنیف اخبار الرسل والملوک بھی ہے جو کہ تاریخ طبری کے نام سے مشہور ہے۔ یہ ثقہ مؤرخین میں سے تھے۔ ابن اثیر کہتے ہیں کہ ابو جعفر نے جو کچھ تاریخ میں نقل کیا وہ سب ثقہ ہے۔ وہ احکام دین میں مجتہد تھے اور کسی کے مقلد نہیں تھے بلکہ کچھ لوگ انکے مقلد تھے اور انکے اقوال اور رائے کے مطابق عمل کرتے تھے۔

(الاعلام الذرکلی جلد ۶ صفحہ ۶۹)

دلیل نمبر ۳:

اہل سنت کے نواب صدیق حسن (صاحبِ تفسیر فتح البیان) لکھتے ہیں:

وتاریخ ابو جعفر محمد بن جریر الطبری وتاریخه اصح التواریخ و اثبتها.

اور ابو جعفر محمد بن جریر طبری کی تاریخ صحیح تواریخ میں سے ہے اور ثابت (مستند) ہے۔

(ابجد العلوم جلد ۲ صفحہ ۱۳۸)

دلیل نمبر ۴:

اہل سنت کے علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں:

ابو جعفر محمد بن جریر طبری متوفی ۳۱۰ ہجری یہ حدیث وفقہ میں بھی امام جانے جاتے ہیں چنانچہ آئمہ اربعہ کے ساتھ لوگوں نے انکو بھی مجتہدین کے زمرہ میں شمار کیا ہے۔

(الفاروق صفحہ ۲۷)

دلیل نمبر ۵:

اہل سنت کے مشہور و معروف مؤرخ علامہ ابن خلدون لکھتے ہیں:

صحیح مؤرخین گنتی کے ہیں۔۔۔ ابن جریر طبری۔۔ یہ مؤرخین مشہور ہیں اور جمہور سے ممتاز ہیں۔

(مقدمہ ابن خلدون صفحہ ۱۱۳)

دلیل نمبر ۶:

اہل سنت کے امام ابن خلکان لکھتے ہیں:

ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید بن خالد الطبری.. کان اماما فی فنون کثیرة منها التفسیر والحدیث والفقه والتاریخ... وکان من الائمة المجتهدین لم یقلد احد... وکان ثقه فی نقله، وتاریخه اصح التواریخ واثبتها، وذکره الشیخ ابو اسحاق الشیرازی فی طبقات الفقهاء فی جملة المجتهدین.

ابن جریر طبری یہ بہت سارے فنون میں امام تھے جن میں تفسیر، حدیث، فقہ اور تاریخ شامل ہے۔ اور یہ آئمہ مجتہدین میں سے تھے اور کسی کے مقلد نہیں تھے۔ جو کچھ انہوں نے نقل کیا وہ ثقہ ہیا ور انکی تاریخ تمام تواریخ میں سے صحیح اور مستند ہے اور شیخ ابو اسحاق شیرازی نے انکا ذکر طبقات الفقہاء میں مجتہدین کے جملہ میں کیا ہے۔

(وفیات الاعیان جلد ۴ صفحہ ۱۹۱)

دلیل نمبر ۷:

عمر رضا کحالہ لکھتے ہیں:

محمد بن یزید بن جریر الطبری (ابو جعفر) مفسر.. محدث مؤرخ فقیه اصولی مجتهد..

محمد بن یزید بن جریر الطبری ابو جعفر مفسر۔ مؤرخ، فقیہ، اصولی مجتہد تھے۔

(معجم المؤلفین جلد ۳ صفحہ ۱۹۰)

دلیل نمبر ۸:

اہل سنت کے امام ابو بکر بن خطیب البغدادی لکھتے ہیں:

و کان احد ائمة العلماء یحکم بقوله ...و کان قد جمع من العلوم ما لم یشارکه فیه احد من اهل عصره...وله الکتاب المشهور فی "تاریخ الامم والملوک" و کتاب "التفسیر" لم یصنف احد مثله ...

اور یہ ائمہ علماء میں سے ایک تھے اور انکا قول محکم تھا۔ اور انکے پاس اتنے علوم جمع تھے کہ ان کے وقت میں کوئی بھی انکا شریک نہیں تھا۔ انکی مشہور کتاب "تاریخ الامم والملوک" (تاریخ طبری) اور "تفسیر" (تفسیر طبری) ہے اور جن کے مثل کسی نے بھی کوئی کتاب نہیں لکھی۔

(تاریخ بغداد جلد ۲ صفحہ ۵۴۹)

دلیل نمبر ۹:

اہل سنت کے بہت مشہور مؤرخ و مفسر عماد الدین اب کثیر نے اپنی تاریخ "البدایہ والنہایہ" میں آدھے سے زیادہ حوالے تاریخ طبری سے لئے ہیں۔

نتیجہ

ان تمام دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ ابن جریر طبری صاحب تاریخ طبری سُنی عالم ہی نہیں بلکہ مجتہد بھی تھا اور اسکو آئمہ اربعہ کے برابر کا درجہ دیا جاتا ہے۔ لیکن اسکے باوجود بھی کچھ کم عقل لوگوں نے اسے شیعہ کہا تو اس سے ان لوگوں کی اور انکے مذہب کی جہالت ہی ظاہر ہوتی ہے۔

طالب دعا

مَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ عَلٰى رَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ وَشَرِبَ فَضْلَ طَهُوْرِهِ قَائِمًا وَقَالَ اِنَّ النَّاسَ يَكْرَهُوْنَ اَنَّ الشُّرْبَ قَائِمًا لَا يَجُوْزُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ۔

یعنی اپنے چہرے، ہاتھوں، سر اور پاؤں کا مسح کیا اور وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیا اور وضو کا لوگ گمان کرتے ہیں کہ کھڑے ہو کر پانی پینا جائز نہیں تو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ایسا ہی کیا جیسا کہ میں نے کیا۔ یہ وضو اس شخص کا ہے جس کا وضو نہ ٹوٹا ہو۔

شیعوں کی طرف سے یہ روایت اس لئے حجت نہیں بن سکتی کہ امر زیر بحث ہے وضو کا وضو ہے نہ وضو والے کا وضو۔ کیونکہ محض نظافت و پاکیزگی اطراف تو مسح سے بھی ہو سکتی ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اس روایت میں چہرے اور ہاتھوں کا مسح بھی بیان کیا ہے۔ جب کہ خود شیعوں کے ہاں بھی ہاتھوں اور چہرے کے مسح کا کوئی قائل نہیں گو ان میں سے ایک فرقہ ایسا بھی ہے جو کہتا ہے کہ صحابہ کی ایک جماعت کا مذہب یہی مسح ہے، جیسے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابوذر اور انس رضی اللہ عنہما۔ حالانکہ یہ محض افترا ہے، ان اصحاب میں سے کسی سے بھی صحیح طریق پر کوئی ایسی روایت مروی نہیں جس سے معلوم ہو کہ یہ حضرات اس کے قائل تھے۔ بلکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تو بطور شبہ و تعجب یہ فرمایا کرتے تھے کہ ہم قرآن میں تو صرف مسح ہی کو پاتے ہیں مگر اہل اسلام نے غسل ہی کو مانا ہے۔

مطلب یہ کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی قرأت کے مطابق قرآن کے ظاہری الفاظ سے تو مسح کا پتہ چلتا ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا اس پر عمل نہ تھا وہ غسل فرماتے تھے۔ اس سے واضح طور پر یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ زیر کی قرأت قابل تاویل اور متروک الظاہر ہے۔

اس سے ایک اور بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ ابوالعالیہ، عکرمہ اور شعبی سے جو لوگ یہ روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ مسح کو جائز کہتے تھے۔ محض افترا اور ان پر بہتان ہے۔

اسی طرح جناب حسن بصری رحمہ اللہ علیہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ مسح اور غسل ہر دو کو جمع کرنے کے قائل تھے۔ جیسے کہ زیدیہ میں سے ناصر کا یہ مذہب ہے۔ تو یہ بھی بہتان اور جھوٹ ہے۔

یہ محمد ابن جریر طبری کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ اختیار کے قائل تھے کہ چاہو مسح کرو اور چاہو تو غسل کر لو۔ یہ بھی جھوٹ ہے۔

درحقیقت شیعہ راویوں نے اس قسم کے جھوٹ گھڑ کر ان کو مشہور کیا ہے، اور بعض اہل سنت نے بھی صحیح و ضعیف میں تمیز کئے بغیر بے سند اس کی روایت کر دی ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ علیہ جو اہل سنت میں آثار صحابہ و تابعین کے علم میں بلند مرتبہ کے مالک ہیں عبدالملک بن سلیمان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عطاء سے دریافت کیا کہ کیا تم کو کسی صحابی سے ایسی روایت ملی ہے کہ انہوں نے پاؤں پر مسح کیا ہو تو عطاء نے جواب دیا کہ نہیں۔

یہ بات بھی جان لینی چاہیئے کہ محمد بن جریر طبری نام کے دو اشخاص ہیں ایک محمد بن جریر بن رستم آملی، اور یہ شیعہ ہے جو کتاب "الایضاح والمسترشد در بیان امامت" کا مصنف ہے۔ دوسرے محمد بن جریر بن غالب طبری، ابوجعفر ہے، جو تفسیر ابن جریر اور تاریخ کبیر کا مصنف ہے۔ یہ اہل سنت میں سے ہے۔ اور انہوں نے صرف غسل کی روایت کی ہے۔

الأعلام

قاموس تراجم

لأشهر الرجال والنساء من العرب والمستعربين والمستشرقين

تأليف

خير الدين الزركلي

الجزء السادس

دار العلم للملايين

ص.ب ١٠٨٥ - بيروت

تلفون: ٢٢٤٥٠٢-٢٩١٠٢٧

محمد جابر كي صفا

صغير [1] .

محمّد جادَ المَوْلىٰ = محمد بن أحمد

١٣٦٣

الجَرّاري

(٠٠٠ ـ ١٢٤٠ هـ = ٠٠٠ ـ ١٨٢٥ م)

محمد الجراري السلاوي : أديب مغربي . من أهل سلا . له « شرح الشمقمقية » قال ابن سودة : سفران [2] .

ابن جَرير الطَّبَري

(٢٢٤ ـ ٣١٠ هـ = ٨٣٩ ـ ٩٢٣ م)

محمد بن جرير بن يزيد الطبري ، أبو جعفر : المؤرخ المفسر الإمام . ولد في آمل طبرستان ، واستوطن بغداد وتوفي بها . وعرض عليه القضاء فامتنع ، والمظالم فأبى . له « أخبار الرسل والملوك ـ ط » يعرف بتاريخ الطبري ، في ١١ جزءاً ، و « جامع البيان في تفسير القرآن ـ ط » يعرف بتفسير الطبري ، في ٣٠ جزءاً ، و « اختلاف الفقهاء ـ ط » و « المسترشد » في علوم الدين ، و « جزء في الاعتقاد ـ ط » و « القراآت » وغير ذلك . وهو من ثقات المؤرخين ، قال ابن الأثير : أبو جعفر أوثق من نقل التاريخ ، وفي تفسيره ما يدل على علم غزير وتحقيق . وكان مجتهداً في أحكام الدين لا يقلد أحداً ، بل قلده بعض الناس وعملوا بأقواله وآرائه . وكان أسمر ، أعين ، نحيف الجسم ، فصيحاً [1] .

محمّد بن جَعْفَر

(٠٠٠ ـ ٣٧ هـ = ٠٠٠ ـ ٦٥٧ م)

محمد بن جعفر بن أبي طالب بن عبد المطلب الهاشمي القرشي ، أبو القاسم : صحابي . ولد بأرض الحبشة على عهد النبي ﷺ وتزوج « أم كلثوم » بنت عليّ ، بعد عمر . وكان يقول الشعر . وشهد « صفين » واعتزل فيها مع عبيدالله بن عمر بن الخطاب فقتل كل منهما الآخر [2] .

مُنْذِر

(٠٠٠ ـ ١٩٣ هـ = ٠٠٠ ـ ٨٠٩ م)

محمد بن جعفر بن دُرّان الهذلي بالولاء ، أبو عبدالله المعروف بمنذر : عالم بالحديث ، متعبد ، من أهل البصرة . كان يرمى بالغفلة . عاش نحو ٧٠ عاماً . وكان أصح الناس كتابة للحديث : أراد بعض الناس أن يخطئوه فأخرج لهم « كتاباً » وتحداهم ، فلم يجدوا فيه خطأ [1] .

محمّد بن جَعْفَر

(٠٠٠ ـ ٢٠٣ هـ = ٠٠٠ ـ ٨١٨ م)

محمد بن جعفر الصادق بن محمد الباقر بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب ، أبو جعفر : من علماء الطالبيين وأعيانهم وشجعانهم . كانت إقامته بمكة ، وكان يظهر الزهد . ولما ظهر الخلاف على المأمون العباسي ، في أوائل أيامه ، أقبل بعض الطالبيين على صاحب الترجمة سنة ١٩٩ هـ وبايعوه بالخلافة وإمارة المؤمنين (سنة ٢٠٠) وبايعه أهل الحجاز . وهو أول من بايعوا له من ولد علي بن أبي طالب . وقاتلهم إسحاق بن موسى العباسي وعيسى الجلودي ، فانهزموا . وانصرف محمد إلى الجحفة (على ثلاث مراحل من مكة ، في طريق المدينة) ومنها إلى بلاد جهينة ، فجمع خلقاً ، وهاجم المدينة ، فقتل كثير من أصحابه وفقئت عينه ، فقفل إلى مكة . واستأمن الجلوديّ فأمنه ، فخلع نفسه وخطب معتذراً بأنه ما رضي البيعة إلا بعد أن قيل له إن المأمون توفي . وأنفذه الجلودي إلى المأمون ، وكان بمرو ، فأكرمه واستبقاه معه إلى أن توفي (بجرجان) فكان المأمون أحد من صلوا عليه [2] .

---

(١) تاريخ البغدادي ١ : ٢٧٤ أقول : اختلطت بترجمة له ، بخطه ، أرسلها إليّ سنة ١٣٢٩ هـ . ولما بلغتني وفاته ، غابت بين أوراقي ، فأعدت الترجمة من المصدر المتقدم . ثم وجدت الرسالة ، فإذا هو يقول عن نفسه : « محمد بن الحاج طالب بن الحاج جابر صفا » ، وكان يعرف بمحمد جابر . وعندي بخطه أيضاً نسخ مصححات لما اختاره من نظمه قد تفيد من يفكر في نشر ديوانه .

(٢) الذيل الجامع للإتحاف الطالع ـ ع .

(١) إرشاد الأريب ٦ : ٤٣٣ وتذكرة الحفاظ ٢ : ٢٥١ والوفيات ١ : ٤٥٦ وطبقات السبكي ٢ : ١٣٥ ـ ١٤٠ ومفتاح السعادة ١ : ٢٠٥ و ٤١٥ ثم ٢ : ١٧٦ والبداية والنهاية ١١ : ١٤٥ وسير النبلاء ـ خ . الطبقة السابعة عشرة . وغاية النهاية ٢ : ١٠٩ وميزان الاعتدال ٣ : ٣٥ وابن النجمة : حوادث سنة ٣١٠ وفيه : « رموه بعد موته بالرفض لكونه صنف كتاباً في اختلاف العلماء ولم يذكر فيه مذهب أحمد بن حنبل » وقال : « لم يكن أحمد فقيهاً إنما كان محدثاً » ولسان الميزان ٥ : ١٠٠ وتاريخ بغداد ٢ : ١٦٢ والعبر والروض الباسم ٢٤٢ وكشف الظنون ٤٣٧ .

(٢) الإصابة : ت ٧٧٦٦ ومقاتل الطالبيين ١١ والعبر ٤٦ و ٢٧٤ .

(١) الثقات ـ خ . وميزان الاعتدال ٣ : ٣٦ وتهذيب التهذيب ٩ : ٩٦ قلت : وهو الذي عناه الفيروزابادي ، في القاموس ، بقوله : « محمد بن جعفر البصري ، أكثر السؤال في مجلس ابن جريج ، فقال له : ما تريد يا منذر ؟ فلزمه » وترجم الزبيدي في التاج ٣ : ٤٥٦ ـ ٤٥٧ أن القاموس أراد « محمد بن جعفر بن الحسين » الذي « استدعي من مرو إلى بخارى ليحدث بها فمات بالمقابرة سنة ٣٢٠ » وابن جريج توفي سنة ١٥٠ وهذا الذي يذكره الزبيدي كان يعرف بأبي بكر الورقاني ، وترجمته في تاريخ بغداد ٢ : ١٥٢ وهو منذر آخر .

(٢) الكامل لابن الأثير ٦ : ١٢١ وابن خلدون ٣ : ٢٤٤ ومقاتل الطالبيين ٣٥٣ وفي حاشية على كتاب فرق ـ

أبجد العلوم

الوشي المرقوم في بيان أحوال العلوم

ألفه

صديق بن حسن القنوجي

ت : ١٣٠٧ هـ ، ١٨٨٩ م

أعده للطبع ووضع فهارسه

عبد الجبار زكار

منشورات وزارة الثقافة والارشاد القومي

دمشق - ١٩٧٨

والغرض منه الوقوف على الاحوال الماضية وفائدته العبرة بتلك الاحوال والتنصح بها وحصول ملكة التجارب بالوقوف على تقلبات الزمن ليحترز عن امثال ما نقل من المضار ويستجلب نظائرها من المنافع كذا في مدينة العلوم .

وهذا العلم كما قيل عمر آخر للناظرين والانتفاع في مصره بمنافع تحصل للمسافرين كذا في مفتاح السعادة ، وقد جعل صاحبه لهذا العلم فروعا كعلوم الطبقات والوفيات لكن الموضوع مشتمل عليها فلا وجه للافراد والتفصيل في مقدمة الفذلكة من مسودات جامع المجلة .

واما الكتب المصنفة في التاريخ فقد استقصيناها الى الف وثلثمائة انتهى ما في كشف الظنون .

ومن الكتب المصنفة فيه تاريخ ابن كثير الحافظ عماد الدين .

وتاريخ ابي جعفر محمد بن جرير الطبري وتاريخه اصح التواريخ وأثبتها .

وتاريخ ابن اثير الجزري سماه الكامل ابتدأ فيه من اول الزمان الى آخر سنة ٢٣٨ وهو من خيار التواريخ .

وتاريخ ابن الجوزي المحدث وهو مجلدات سماه المنتظم في تواريخ الامم .

وتاريخ مرآة الزمان لسبط ابن الجوزي قال ابن خلكان رأيته بخطه في اربعين مجلدا .

وقال الارنيقي وانا رأيته في ثمان مجلدات لكنّ في مجلدات ضخام بخط دقيق .

وتاريخ ابن خلكان البرمكي الشافعي ، قال الارنيقي رأيته في خمس مجلدات بخطه قلت قد طبع بمصر القاهرة في مجلدين ضخمين .

وتاريخ الحافظ ابن حجر العسقلاني مجلدان .

وتاريخ آخر له المسمى بانباء الغمر وهو مجلدان .

وله ايضا الدرر الكامنة في اعيان المائة الثامنة .

الفاروق

سوانح عمری اور کارنامے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

شمس العلما علامہ شبلی نعمانیؒ

دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۱
فون ۲۱۳۷۶۸

ابو جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ ہجری یہ حدیث و فقہ میں بھی امام مانے جاتے ہیں۔ چنانچہ ائمہ اربعہ کے ساتھ لوگوں نے ان کو مجتہدین کے زمرہ میں شمار کیا ہے۔ تاریخ میں انہوں نے نہایت مفصل اور بسیط کتاب لکھی ہے جو ۳ ضخیم جلدوں میں ہے اور یورپ میں بمقام لیڈن نہایت صحت اور اہتمام کے ساتھ چھپی ہے۔

ابو الحسن علی بن حسین مسعودی المتوفی ۳۸۶ھ ہجری فن تاریخ کا امام ہے۔ اسلام میں آج تک اس کے برابر کوئی وسیع النظر مؤرخ پیدا نہیں ہوا۔ وہ دنیا کی اور قوموں کی تواریخ کا بھی بہت بڑا ماہر تھا۔ اس کی تمام تاریخی کتابیں ملتیں تو کسی اور تصنیف کی حاجت نہ ہوتی۔ لیکن افسوس ہے کہ قوم کی بدمذاقی سے اکثر تصانیف ناپید ہو گئیں' یورپ نے بڑی تلاش سے دو کتابیں مہیا کیں' ایک مروج الذہب' اور دوسری کتاب الاشراف والتنبیہ' مروج الذہب مصر میں بھی چھپ گئی ہے۔

متاخرین کا دور

یہ تصنیفات جس زمانے کی ہیں وہ قدماء کا دور کہلاتا ہے' پانچویں صدی کے آغاز سے متاخرین کا دور شروع ہوتا ہے' جو فن تاریخ کے تنزل کا پہلا قدم ہے۔ متاخرین میں اگرچہ بیشمار مؤرخ گزرے جن میں سے ابن اثیر' سمعانی ذہبی ابو الفدا' نویری' سیوطی وغیرہ نے نہایت شہرت حاصل کی۔ لیکن افسوس ہے کہ ان لوگوں نے تاریخ کے ساتھ ساتھ من حیث الفن کوئی احسان نہیں کیا۔

قدماء کی خصوصیتیں

قدماء کی جو خصوصیات تھیں' کھودیں اور خود کوئی نئی بات پیدا نہیں کی۔ مثلاً قدماء کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ ہر تصنیف نئی معلومات پر مشتمل ہوتی تھی۔ متاخرین نے یہ طرز اختیار کیا کہ کوئی قدیم تصنیف سامنے رکھ لی اور بغیر اس کے کہ اس پر کچھ اضافہ کر سکیں تغیر اور اختصار کے ساتھ اس کا قالب بدل دیا۔ تاریخ ابن الاثیر کو علامہ ابن خلکان نے من خیار التواریخ کہا ہے اور حقیقت میں اس کی قبولیت عام نے قدیم تصنیفیں ناپید کر دیں۔ زمانہ کا اشتراک ہے ایک بات بھی اس میں طبری سے زیادہ نہیں مل سکتی' اسی طرح ابن الاثیر کے بعد جو لوگ پیدا ہوئے انہوں نے اپنی تصنیف کا مدار صرف ابن الاثیر پر رکھا۔ وھلم جرا

[1] یہ مکتبۃ العصریہ بغداد سے ۱۳۵۸ھ میں شائع ہوئی۔

مقدّمہ

ابنِ خلدون

فلسفہ تاریخ تمدن، موارض تمدن پر جامع بحث
اور بصیرت افروز تاریخ نکات کا بیان

تصنیف:

رئیس المؤرخین علامہ عبدالرحمٰن ابنِ خلدونؒ
(۷۳۲-۸۰۸ھ)

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

ہاتھوں ہاتھ لیتی ہیں جس کے حاصل کرنے کے لیے سواریاں اور کجاوے کسے جاتے ہیں۔ اس میں معلومات پیدا کرنے کے لیے عوام و جہلا تک بھی پیش قدمی کرتے ہیں۔ اس کے لیے سلاطین و نواب بھی اپنے پورے پورے شوق کا اظہار کرتے ہیں اور اسے سمجھنے کے لیے دوڑ دھوپ کرنے میں علماء اور جہلا برابر ہیں کیونکہ تاریخ بظاہر لڑائیوں اور حکومت کی خبروں سے اور سابق صدیوں کے بیتے ہوئے واقعات سے آگے نہیں بڑھتی اور اس میں اقوال کی کثرت اور مثالوں کی فراوانی ہے۔ جب عظیم اجتماع ہوتا ہے تو مجالس اجتماع تاریخ ہی سے آراستہ و پیراستہ کی جاتی ہیں اور تاریخ ہی ہمارے سامنے دنیا کا حال رکھتی ہے کہ کس کس طرح لوگوں کو نازک ادوار سے گزرنا پڑا۔ ان پر کیسے کیسے نازک اوقات آئے اور حکومتوں کے دامن و میدان کس کس طرح پھیلے اور سمٹے اور انہوں نے کیسی کیسی محنت سے دنیا بسائی حتی کہ کوچ کا نقارہ بج گیا اور انہیں دنیا سے اپنا بوریہ بستر باندھنا پڑا۔ لیکن اگر گہری نگاہ سے دیکھا جائے تو تاریخ میں تحقیقی نظریات بھی ہیں اور کائنات کے لطیف علل و مبادی بھی اور اسی طرح واقعات کی کیفیات و اسباب کا گہرا علم بھی ہے اسی لیے تاریخ کی دنیائے فلسفہ میں گہری جڑیں ہیں اور وہ اس لائق ہے کہ علوم حکمت میں شمار کی جائے۔

مورخین پر تنقیدی نگاہ: بڑے بڑے مؤرخین اسلام نے مفصل تاریخیں لکھیں اور دنیا کے واقعات پورے پورے قلم بند کیے اور کتابوں میں محفوظ کیے۔ لیکن افسوس بن بلائے ہوئے نالائق مہمانوں نے تاریخ میں جھوٹے اور خود ساختہ افسانے ملا دیئے۔ اوہام و خیالات بھر دیئے اور کمزور منقولہ اور خود تراشیدہ روایات کے خوبصورت حاشیے۔ پھر بعد والے انہی کے بتائے ہوئے راستے پر چل پڑے لکیر کے فقیر بن گئے اور جو کچھ واقعات انہوں نے سنے تھے وہی بلا کم و کاست ہم تک پہنچا دیئے انہوں نے واقعات کے اسباب پر غور و فکر نہیں کیا اور نہ ان کی رعایت مدنظر رکھی اور بے بنیاد اور اڑائی ہوئی باتیں بھی نہیں چھوڑیں اور نہ ان کا معقول جواب دیا غرض کہ تحقیق برائے نام بھی نہیں کی گئی اکثر واقعات میں تنقیح کی دھار مڑھی ہوئی ہے اور خبروں میں اغلاط و اوہام خبروں کے ہم نسب' ہم دم اور ہم قدم ہیں۔ تقلید انسانی طبیعتوں میں راسخ ہو گئی ہے اور اپنی جڑیں پھیلا چکی ہے۔ فنون میں بن بلائے مہمانوں کا زور و شور ہے اور لوگوں کے معدوں کے لیے جہالت کی گھاس ناسازگار اور ناقابل ہضم ہے (نااہل علوم پر قابض ہیں اور عام طور پر جہالت کا زور ہے) تاہم حق کا غلبہ ایسا نہیں کہ اس کا مقابلہ کیا جا سکے اور باطل کا شیطان ایک سطحی نگاہ کے شہاب ثاقب سے ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ ناقل محض نقل کر کے لکھتا ہے خواہ صحیح ہو یا غلط اور بصیرت غوطہ لگانے سے کھوٹے کھرے کو پرکھ لیتی ہے اور علم بصیرت دل کے صفحات کو صاف و شفاف اور مجلی بنا دیتا ہے۔

صحیح مؤرخین گنتی کے ہیں: اگرچہ تواریخ لکھنے والے بکثرت ہیں اور تاریخ کی کتابیں بھی بے شمار ہیں۔ مورخین نے قوموں کے عروج و زوال پر خوب لکھا ہے لیکن جو مستند شہرت و امامت کی فضیلت میں گوئے سبقت لے گئے اور جنہوں نے قدماء کی کتابوں کا قطرہ قطرہ اپنی کتابوں میں نچوڑ لیا وہ تھوڑے سے ہیں اور انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ جیسے ابن اسحٰق' ابن جریر طبری' ابن کلبی' محمد بن عمر واقدی اور سیف بن عمر اسدی وغیرہ یہ مؤرخین مشہور ہیں اور جمہور سے ممتاز ہیں۔

مسعودی اور واقدی کے بارے میں رائے: اگرچہ مسعودی اور واقدی کی کتابیں ارباب تحقیق کے اور ثقہ حفاظ کے نزدیک مشہور طعن اور قابل رد و قدح ہیں لیکن تمام حضرات نے ان کی خبریں قبول فرمالی ہیں اور تصنیفات میں ان کے

وفيات الأعيان

وأنباء أبناء الزمان

لأبي العباس شمس الدين أحمد بن محمد بن أبي بكر بن خلكان
(٦٠٨ - ٦٨١ هـ)

حققه
الدكتور إحسان عباس

دار صادر
بيروت

والبخاري : بضم الباء الموحدة وفتح الخاء المعجمة وبعد الألف راء ، هذه النسبة إلى بخارا ، وهي من أعظم مدن ما وراء النهر ، بينها وبين سَمَرْقَنْدَ مسافة ثمانية أيام .

وخَرْتَنْك : بفتح الخاء المعجمة وسكون الراء وفتح التاء المثناة من فوقها وسكون النون وبعدها كاف ، وهي قرية من قرى سَمَرْقَنْد .

وقد سبق الكلام على الجُعْفي[1] ؛ ونسبة البخاري إلى سعيد بن جعفر الجعفي والي خراسان ، وكان له عليهم الولاء فنسبوا إليه .

٥٧٠

ابن جرير الطبري

أبو جعفر محمد بن جرير بن يزيد بن خالد ، الطَّبَري ، وقيل يزيد بن كثير ابن غالب ؛ صاحب التفسير الكبير والتاريخ الشهير ، كان إماماً في فنون كثيرة منها التفسير والحديث والفقه والتاريخ وغير ذلك ، وله مصنفات مليحة في فنون عديدة تدل على سعة علمه وغزارة فضله ، وكان من الأئمة المجتهدين ، لم يقلد أحداً ، وكان أبو الفرج المعافى بن زكرياء النهرواني المعروف بابن طرارا على مذهبه – وسيأتي ذكره إن شاء الله تعالى – .

وكان ثقة في نقله ، وتاريخه أصح التواريخ وأثبتها ، وذكره الشيخ أبو إسحاق الشيرازي في « طبقات الفقهاء »[2] في جملة المجتهدين ، ورأيت في بعض

---

١ انظر ج ١ : ١٢٣ .

٥٧٠ – ترجمته في تاريخ بغداد ٢ : ١٦٢ ومعجم الأدباء ١٨ : ٤٠ وتذكرة الحفاظ : ٧١٠ وميزان الاعتدال ٣ : ٤٩٨ وطبقات السبكي ٢ : ١٣٥ ولسان الميزان ٥ : ١٠٠ وغاية النهاية ٢ : ١٠٦ والشذرات ٢ : ٢٦٠ .

٢ طبقات الفقهاء : ٩٣ .

معجم المؤلفين

تراجم مصنفي الكتب العربية

تأليف
عمر رضا كحالة

الجزء الثالث

مؤسسة الرسالة

(ط) التنبكتي: نيل الابتهاج ٢٨٦، ٢٨٧.

١٢٥٨٩ ـ محمد بن جابر
(٦٧٣ ـ ٧٤٩ هـ/١٢٧٤ ـ ١٣٤٨ م)
محمد بن جابر بن محمد بن قاسم بن محمد بن أحمد بن إبراهيم بن حسان القيسي الوادآشي الأصل، التونسي (شمس الدين، أبو عبد الله). فقيه، محدث، نحوي، لغوي، مقرىء. ولد بتونس، وتفقه على مذهب المالكية، وجال في البلاد المشرقية والمغربية، وسمع بمصر، وأخذ عنه لسان الدين الخطيب، وتوفي بتونس من آثاره: الأربعون في الحديث، وبرنامج ذكر فيه شيوخه في تونس وغيرها ومن لقيه منهم في رحلته إلى المشرق، وديوان شعر في مجلد كبير.

(ط) ابن حجر: الدرر الكامنة ٣: ٤١٣، ٤١٤، المقري: نفح الطيب ٣: ١٠٨ ـ ١١٠، ابن فرحون: الديباج ٣٠٩ ـ ٣١٣، سيد: فهرس المخطوطات المصورة ٢: ٣: ٤٥، الزركلي: الأعلام ٦: ٢٩٣.

(م) عبد العزيز الأهواني: مجلة معهد المخطوطات ١/١٠٦ ـ ١٠٨.

١٢٥٩٠ ـ محمد الكشميري
(٠٠٠ ـ ١٣٢٢ هـ/٠٠٠ ـ ١٩٠٤ م)
محمد جابر بن مهدي بن عبد الغفار الكشميري، القزويني، الكاظمي. فقيه أصولي، شاعر. من آثاره: كتاب في الفقه، كتاب في الأصول، كرامات محمد بن الهادي، وديوان شعر.

عن حسين علي محفوظ.

١٢٥٩١ ـ محمد الجارحي
(٠٠٠ ـ ٩٣٣ هـ/٠٠٠ ـ ١٥٢٧ م)
محمد الجارحي (أبو السعود) فاضل من آثاره: حزب الشكوى ودفع الهم والبلوى.

(ط) البغدادي: إيضاح المكنون ١: ٤٠١، المالح: فهرس التصوف بالظاهرية ١/٤٢٨، ٤٢٩.

١٢٥٩٢ ـ محمد الطَّبَري
(٢٢٦ ـ ٣١٠ هـ/٨٤١ ـ ٩٢٣ م)
محمد بن جرير بن رستم بن جرير الطبري، الآملي (أبو جعفر) من علماء الامامية. توفي ببغداد في أوائل شوال من آثاره: المسترشد في الإمامة، دلائل الإمامة الواضحة، مناقب فاطمة وولدها، نور المعجزات في مناقب الأئمة الاثني عشر، والرواة عن أهل البيت عليهم السلام كما في ميزان الاعتدال.

(ط) ابن حجر: لسان الميزان ٥: ١٠٣، الطوسي: الفهرست ١٥٨، ١٥٩، العاملي: أعيان الشيعة ٤٤: ١٣٩، ١٤٠، آغا بزرك: مصفى المقال ٣٩٧، ٣٩٨، المامقاني: تنقيح المقال ٢: ٩١، الطعمة: المخطوطات العربية بهالة ١٨٣.

١٢٥٩٣ ـ محمد الطَّبَري الصغير
(كان حيا ٤١١ هـ/١٠٢٠ م)
محمد بن جرير الطبري الصغير (أبو جعفر) فاضل. من آثاره: كتاب الإمامة، مناقب فاطمة، والدلائل.

(خ) آغا بزرك: أعلام الشيعة، عن حسين علي محفوظ.

١٢٥٩٤ ـ محمد الطَّبري
(٢٢٤ ـ ٣١٠ هـ/٨٣٩ ـ ٩٢٣ م)
محمد بن جرير بن يزيد الطبري (أبو جعفر) مفسر، مقرىء، محدث مؤرخ، فقيه، أصولي، مجتهد. ولد بآمل طبرستان في آخر سنة ٢٢٤ هـ أو أول ٢٢٥ هـ، وطوف الأقاليم، واستوطن بغداد، واختار لنفسه مذهباً في الفقه، وتوفي ليومين بقيا من شوال في بغداد. من تصانيفه: جامع البيان في تأويل القرآن، تاريخ الأمم والملوك، تهذيب الآثار، اختلاف الفقهاء، وآداب القضاة والمحاضر والسلاجت، دلائل الإمامة، والمسترشد في إمامة علي بن أبي طالب.

(خ) الذهبي: سير النبلاء ٩: ٢٠٦ ـ ٢١١، القفطي: المحمدون من الشعراء ٦٦، مناقب الشافعي وطبقات أصحابه من تاريخ الذهبي ١/٥٤ ـ ٢/٥٦، ابن الصلاح: الطبقات ٢/٤، كتاب الحفاظ ٢/١٤٠، مجاميع ١٠١، ظاهرية، فهرس المؤلفين بالظاهرية.

(ط) الخطيب البغدادي: تاريخ بغداد ٢: ١٦٢ ـ ١٦٩، ابن خلكان: وفيات الأعيان ١: ٥٧٧، ٥٧٨، النووي: تهذيب الأسماء واللغات ١: ٧٨، ٧٩، ابن النديم: الفهرست ١: ٢٣٤، ٢٣٥، ابن الجوزي: المنتظم ٦: ١٧٠ ـ ١٧٢، ياقوت: معجم الأدباء ٤٠ ـ ٩٤، ابن خير: فهرسة ما رواه عن شيوخه، ابن تغري بردي: النجوم الزاهرة ٣: ٢٠٥، ابن كثير: البداية ١١: ١٤٥ ـ ١٤٧، ابن الأثير: اللباب ٢: ٨١، ابن الجزري:

ذيل تاريخ بغداد

للحافظ محب الدين أبي عبد الله محمد بن محمود بن الحسن المعروف بابن النجار البغدادي

الناشر
دار الكتاب العربي
بيروت - لبنان

قلت: استوطنَ الطبريُّ بغدادَ، وأقام بها إلى حين وفاته، وكان أحد أئمةِ العلماء يُحْكَم بقوله، ويُرْجَع إلى رأيه لمعرفته وفَضْله. وكان قد جمع من

(١) لأنه منقطع، فحبيب بن أبي ثابت لم يسمع من عاصم بن ضمرة شيئًا. ومع أن ابن جريج قد صَرّح بالسماع في رواية عبدالله بن أحمد، لكن رواه عنه حجاج بن محمد، فقال: أُخبرت عن حبيب بن أبي ثابت، قال أبو حاتم الرازي عن هذا الحديث: «ابن جريج لم يسمع هذا الحديث بهذا الإسناد إنما هو من حديث عمرو بن خالد الواسطي، ولا يثبت لحبيب رواية عن عاصم، فأرى أنَّ ابن جريج أخذه من الحسن ابن ذكوان، عن عمرو بن خالد، عن حبيب، والحسن بن ذكوان وعمرو بن خالد ضعيفا الحديث» (العلل لابنه عبدالرحمن ٢/ ٢٧١).

أخرجه أبو داود (٣١٤٠) و(٤٠١٥)، وابن ماجة (١٤٦٠)، وعبدالله بن أحمد في زياداته على مسند أبيه ١/ ١٤٦، وأبو يعلى (٣٣١)، والطحاوي في شرح معاني الآثار ١/ ٤٧٤، والبزار (٦٩٤)، والدارقطني ١/ ٢٢٥، والحاكم ٤/ ١٨٠ و١٨١، والبيهقي ٢/ ٢٢٨ و٣/ ٣٨٨. وانظر المسند الجامع ١٣/ ٢٢٥ حديث (١٠٠٨٥)، وتعليقي على ابن ماجة.

وحديث «الفخذ عورة» حديث مضطرب جدًّا كما قال الحافظ ابن حجر في تغليق التعليق ٢/ ٢٠٩، وانظر مزيد تعليق وتخريج له في تعليقنا على الترمذي (٢٧٩٥) و(٢٧٩٦) و(٢٧٩٧) و(٢٧٩٨).

العلوم ما لم يُشارِكْهُ فيه أحدٌ من أهل عصره، وكان حافظًا لكتاب الله، عارفًا بالقراءات، بصيرًا بالمعاني، فقيهًا في أحكام القُرآن، عالمًا بالسُّنن وطُرقها، وصحيحها وسقيمها، وناسخها ومنسوخها، عارفًا بأقوال الصحابة والتابعين، ومَن بعدَهم من الخالفين في الأحكام، ومسائل الحلال والحرام، عارفًا بأيام الناس وأخبارهم، وله الكتاب المشهور في «تاريخ الأمم والملوك»، وكتاب في «التفسير» لم يُصَنِّف أحدٌ مثله، وكتاب سماه «تهذيب الآثار» لم أر سواه في معناه إلا أنه لم يتمَّهُ، وله في أصول الفقه وفروعه كتبٌ كثيرةٌ، واختيارٌ من أقاويل الفقهاء. وتفرَّدَ بمسائل حُفِظت عنه[1].

الریاض النضرہ شیعہ کتاب ؟؟؟؟؟

الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ وہ کتاب ہے جس میں مولا علیؑ کے کافی فضائل درج کئے گئے ہیں لیکن کچھ جہلاء اس کتاب کو شیعہ کتاب کہہ کر اس کتاب سے اپنی جان چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جبکہ اسکے مصنف محب الدین الطبری شافعی عالم و محدث، شیخ اور فقیہ ہیں۔

دلیل نمبر ۱:

احمد بن عبداللہ بن محمد الطبری ،ابو العباس، محب الدین :حافظ فقیہ شافعی..لہ تصانیف منہا .. الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ..ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذو القربیٰ.

(الاعلام الزرکلی، جلد ۱ صفحہ ۱۵۹)

دلیل نمبر ۲:

احمد بن عبداللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراھیم الطبری المکی الشافعی(محب الدین ، ابو العباس، شیخ الحرم) فقیہ محدث...تصانیفہ : الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ.

(معجم المؤلفین جلد ۱ صفحہ ۱۸۶ عمر رضا کحالہ)

دلیل نمبر ۳:

احمد بن عبداللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراھیم محب الدین ابو العباس الطبری المکی.الشافعی.و کان فقیھا.محدثا حافظا.و کان شیخ الشافعیۃ

(طبقات الشافعیہ صفحہ ۸۴۴ حافظ عماد الدین ابن کثیر)

الأعلام

قاموس تراجم

لأشهر الرجال والنساء من العرب والمستعربين والمستشرقين

تأليف

خير الدين الزركلي

الجزء الأول

دار العلم للملايين

ص.ب ١٠٨٥ - بيروت

تلفون: ٢٢٤٥٠٢ - ٢٩١٠٢٧

ابن عُمَيْرة

(٥٨٢ ـ ٦٥٦ هـ = ١١٨٦ ـ ١٢٥٨ م)

أحمد بن عبد الله بن محمد بن الحسين ابن عميرة المخزومي ، أبو المطرّف : أديب ، من أجلاء المغرب ومن فحول كتابه . ولد في شقورة (Segura de la Sierra) أو أصله منها ومولده ومنشأه في بلنسية (بالأندلس) وانتقل إلى غرناطة ومات في تونس . ولي القضاء في عدة مواضع منها مكناسة ومليانة . وألف كتاباً في « فاجعة المرية » وتغلّب الروم عليها ، نحا فيه منحى العماد الأصفهاني في الفتح القدسي . وله « التنبيه على المغالطة والتنويه ـ خ » في الأدب . و « التنبيهات على ما في التبيان ـ لابن الزملكاني ـ من التمويهات ـ خ » في الأسكوريال (١١٥) كما في تذكرة النوادر (هامش الصفحة ١٣٢) . ورأى الأمير شكيب أرسلان في مجريط كتاب « تقييد الرسائل ـ خ » من إنشاء أبي المطرف . ودُون شعره وإنشاؤه في مجلدين سميا « بغية المستطرف وغنية المتطرف من كلام إمام الكتابة ابن عميرة أبي المطرف » وفي إنشائه سجع كان مألوفاً في عصره ، أورد لسان الدين ابن الخطيب نموذجاً منه (في الإحاطة) وأثنى عليه وقال : إنه اشتغل في الحديث والتاريخ والأخبار وبرع في جميعها . وللمعاصر محمد بن شريفة « أبو المطرف ، حياته وآثاره ـ ط » في سيرته[1] .

مُحِبّ الدّين الطَّبَري

(٦١٥ ـ ٦٩٤ هـ = ١٢١٨ ـ ١٢٩٥ م)

أحمد بن عبد الله بن محمد الطبري ،

(١) الإحاطة ١ : ٦٠ وفيه : وفاته سنة ٦٥٦ وجذوة الاقتباس ٧٢ وفيه وفاته سنة ٥٦ أو ٥٨ وبغية الوعاة ١٣٧ ولسان الميزان ١ : ٢٠٣ وعنوان الدراية ١٧٨ وصدور الأفراح ـ خ ـ وفي « الاغتباط بتراجم أعلام الرباط ـ خ » : توفي ليلة الخميس الرابع عشرين ذي الحجة عام ستة وخمسين . وفي الملتقط من تحفة القادم طبعة مصر ١٤٥ ـ ١٥٠ نماذج مختارة من شعره . وانظر الفتح المتين ٤٢ والإعلام بمن حل مراكش ١ : ٣٥٤ .

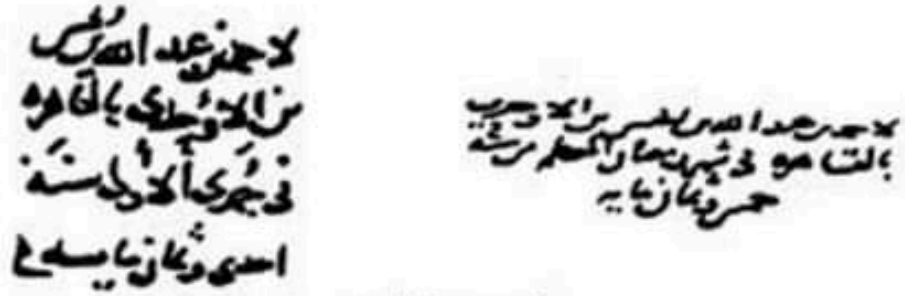

أحمد بن عبد الله الأوحدي

نموذجان من خطه : الأول ، من الصفحة الثانية من المخطوط المصورة في نهاية كتاب « الوافي والشافي » المطبوع في بيروت سنة ١٩٠٨ والثاني من مخطوطة « ديوان ابن حبيس » في مكتبة « الفاتيكان » ، وفي ذكرها قريباً في خط أحمد بن محمد (ابن مبارك شاه) .

أبو العباس ، محب الدين : حافظ فقيه شافعي ، متفنن ، من أهل مكة مولداً ووفاة . وكان شيخ الحرم فيها . له تصانيف منها « السمط الثمين في مناقب أمهات المؤمنين ـ ط » صغير ، و « الرياض النضرة في مناقب العشرة ـ ط » جزآن ، و « القِرى لقاصد أم القرى ـ ط » و « ذخائر العقبى في مناقب ذوي القربى ـ ط » و « الأحكام » ست مجلدات[1] .

الأوحدي

(٧٦١ ـ ٨١١ هـ = ١٣٦٠ ـ ١٤٠٨ م)

أحمد بن عبد الله بن الحسن بن طوغان الأوحدي ، شهاب الدين : مؤرخ ، من أهل مصر . له كتاب كبير في « خطط مصر والقاهرة » قال السخاوي : كتب مسودة كبيرة لخطط مصر والقاهرة تعب فيها وأجاد وأفاد وبيض بعضها ، وبيضها التقي المقريزي ونسبها لنفسه ، مع زيادات . وله نظم كثير . وكان يزيّ الأجناد ، قليل ذات اليد[2] .

ابن المُفرِّج

(٠٠٠ ـ ٨٢٠ هـ = ٠٠٠ ـ ١٤١٧ م)

أحمد بن عبد الله بن محمد ، أبو

(١) النجوم الزاهرة ٨ : ٧٤ وشذرات الذهب ٥ : ٤٢٥ وطبقات الشافعية ٥ : ٨ وفيه : مولده سنة ٦١٠ هـ . ومخطوطات القاهرية ٧٣ وتعليقات عبد .

(٢) الضوء اللامع ١ : ٣٥٨ .

الناصر ، المعروف بابن المنوج البحراني : فاضل إمامي من أهل البحرين . من كتبه « تفسير القرآن » و « كفاية الطالبين في أصول الدين » و « مجمع الغرائب ـ خ » و « مختصر التذكرة ـ خ » و « نظم مقتل الحسين »[1] .

الغَزّي

(٧٧٠ ـ ٨٢٢ هـ = ١٣٦٨ ـ ١٤١٩ م)

أحمد بن عبد الله بن بدر ، أبو نعيم ، شهاب الدين العامري الغزي ثم الدمشقي : فقيه شافعي . ولد ونشأ بغزة . وتحول إلى دمشق ، فولي إفتاء دار العدل والتدريس في عدة أماكن ، واشتهر برئاسة الفتوى . ثم جاور بمكة ومات فيها . له « شرح الحاوي الصغير » أربع مجلدات ، و « شرح مختصر المهمات للإسنوي » خمسة أسفار ، منه المجلد الأول مخطوط في الظاهرية ، و « شرح جمع الجوامع »[2] .

القُرَيْمي

(٠٠٠ ـ ٨٧٩ هـ = ٠٠٠ ـ ١٤٧٤ م)

أحمد بن عبد الله القريمي : أديب بالعربية والفارسية والتركية ، من العلماء . أصله من القريم . وفي أيامه فتح السلطان محمد (الفاتح) استانبول . وقضى على

(١) أعيان الشيعة ٩ : ٣٨ وأنوار البدرين ٧٠ .

(٢) الدر الطالع ١ : ٧٥ والضوء اللامع ١ : ٣٢٦ . ومخطوطات القاهرية . عقد الدراهي ٢٥٩ .

معجم المؤلفين

تراجم مصنفي الكتب العربية

تأليف
عمر رضا كحالة

مؤسسة الرسالة

مشارك في بعض العلوم. توفي بالقسطنطينية. من تصانيفه: حاشية على شرح عقائد النسفي للتفتازاني، تعليقه على تفسير البيضاوي، حاشية على المطول للتفتازاني في المعاني والبيان وحاشية على شرح نقره كار للب الألباب في علم الإعراب للإسفراييني.

(ط) طاش كبرى: الشقائق النعمانية ١: ١٤١، ١٤٢، حاجي خليفة: كشف الظنون ١٩٢، ٤٧٥، ١١٤٦، ١٥٤٥، مصطفى حلمي، مقدمة كتاب راحة العقل للكرماني ١ - ٤٥.

Brockelmann: s, I:325.

١٣٧٩ ـ أحمد الكوز كناني

(٠٠٠ - ١٣٢٧ هـ - ٠٠٠ - ١٩٠٩ م)

أحمد بن عبد الله الكوز كناني،

(١) توفي بعد ٤٠٨ هـ بقليل.

(٢) بلغت مؤلفاته ٣٢ مؤلفاً.

١٣٨٢ ـ أحمد الطَّبَري

(٦١٥[٢] - ٦٩٤ هـ - ١٢١٨ - ١٢٩٥ م)

أحمد بن عبد الله بن محمد بن

(١) توفي في حدود ٧٣٠.

(٢) سير النبلاء، الشذرات، ومرآة الجنان وغيرها، وفي طبقات الشافعية: ٦١٠، وفي النجوم: ٦١٤.

أبي بكر بن محمد بن إبراهيم الطبري، المكي، الشافعي (محب الدين، أبو العباس، شيخ الحرم) فقيه، محدث، مشارك في بعض العلوم. ولد بمكة، وتوفي بها في جمادى الآخرة. سمع من جماعة وتفقه، درّس، وأفتى، وصنف، من تصانيفه: الرياض النضرة في فضائل العشرة، غاية الأحكام لأحاديث الأحكام، شرح التنبيه للشيرازي في فروع الفقه الشافعي في عشرة أسفار كبار، السمط الثمين في مناقب أمهات المؤمنين، [illegible]

Brockelmann: g, I:361, 362, s, I:615, ahlwardt:... verzeichniss der arabischen handschriften IX:200-202. Heffening: Encyclopédie de l'islam IV:606, 607.

١٣٨٣ ـ أحمد بن عُمَيْرة

(٥٨٢[١] - ٦٥٨[٢] هـ - ١١٨٦ - ١٢٦١ م)

أحمد بن عبد الله بن محمد بن الحسن[٣] بن عميرة المخزومي، [illegible]

١٣٨٤ ـ أحمد الرُّقي

(٠٠٠ - ٢٧٣ هـ[١] - ٠٠٠ - ٨٨٦ م)

أحمد بن أبي عبد الله بن محمد بن خالد بن عبد الرحمن بن محمد بن علي الرُّقي، الكوفي الأصل (أبو جعفر) عالم، أديب. من تصانيفه الكثيرة: كتاب التاريخ، كتاب اختلاف الحديث، كتاب الدواجن، كتاب الشعر والشعراء، وكتاب النحو.

(ط) ياقوت: معجم الأدباء ٤: ١٣٢ - ١٣٥.

طبقات الشافعية

لعماد الدين إسماعيل بن عمر

ابن كثير

المتوفى سنة 776 هـ

تحقيق

عبد الحفيظ منصور

الجزء الأول

دار المدار الإسلامي

مرارًا، وكان يقرأ عليه فيه بعض الطَّلبة وأنا أسمع فَنَسَخْته.

وكان الشَّيخ شرف الدِّين المقدسي له حلقة عند باب الغزَّاليَّة يشتغل فيها؛ ودرَّس بالشَّاميَّة الكبرى، وولي مشيخة دار الحديث النُّوريَّة، وناب في الحكم عن ابن الخويي، وكان نظيره في الفضائل، وخطب بجامع دمشق مدَّة من إنشائه.

ثمَّ مات حميدًا سعيدًا في رمضان سنة أربعٍ وتسعين وستَّمائة، وقد نيَّف على السَّبعين، رحمه الله.

934) أحمد[5] بن عبد الله بن محمَّد ابن أبي بكر بن محمَّد بن إبراهيم، محبُّ الدِّين أبو العبَّاس الطَّبري المكِّي.

الشَّافعي. مصنِّف الأحكام المبسوطة[6] أجاد فيها وأفاد وأكثر وأطنب وجمع الصَّحيح والحسن، ولكن ربَّما أورد الأحاديث الضَّعيفة ولا ينبِّه على ضعفها، وكان فقيهًا بارعًا محدِّثًا حافظًا درَّس وأفتى، وكان شيخ الشَّافعيَّة هناك ومحدِّث الحجاز في زمانه، وهو والد قاضي مكَّة جمال الدِّين محمَّد، وجدُّ القاضي نجم الدِّين الحاكم بها.

وكان مولده سنة خمس عشرة وستَّمائة، وسمع الحديث من ابن المقيِّر، وشعيب، والزَّعفراني، وابن الجمَّيزي، والمرسي، وغيرهم. وعنه شرف الدِّين الدِّمياطي، والبرزالي، وابن العطَّار، وغيرهم، وتوفِّي في جمادى الآخرة سنة أربعٍ وتسعين وستَّمائة، رحمه الله.

935) أحمد[7] بن فَرح بن أحمد بن محمَّد، الفقيه الإمام المحدِّث الحافظ، شهاب الدِّين أبو العبَّاس اللَّخمي، الإشبيلي.

الشَّافعي. ولد ببلده سنة خمس وعشرين وستَّمائة، وأسره الفرنج سنة ستٍّ وأربعين وتخلَّص منهم فورد الدِّيار المصريَّة سنة بضعٍ وخمسين، وتفقَّه بها الشَّيخ

---

(5) السُّبكي 8/ 18، والإسنوي 2/ 179، والوافي 7/ 135، والمقفَّى 1/ 516، والبداية 13/ 340.

(6) هديَّة 1/ 101.

(7) السُّبكي 8/ 26، والإسنوي 2/ 591، وتذكرة الحفَّاظ 4/ 1486، والوافي 7/ 286.

تذکرۃ الخواص شیعہ کتاب؟

تذکرۃ الخواص کتاب کے بارے میں بھی کچھ جہلاء کا کہنا ہے کہ یہ شیعہ کتاب ہے کیونکہ اس میں معاویہ کی چھترول ہوئی ہے۔ لیکن اصل میں اس کتاب کا شیعیت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں کیونکہ اسکے مصنف علامہ سبط ابن الجوزی حنفی عالم، فقیہ، مؤرخ، مفسر اور محدث ہیں۔

دلیل نمبر ۱: علامہ زرکلی لکھتے ہیں:

شمس الدین ابو الفرج ابن الجوزی : مؤرخ ...من کتبه ..تذکرة الخواص .

(الاعلام جلد ۸ صفحہ ۲۴۶)

دلیل نمبر ۲: اسماعیل باشا البغدادی لکھتے ہیں:

سبط ابن الجوزی .شمس الدین ابن مظفر یوسف بن فرغلی بن عبدالله النرکی البغدادی الحنبلی ثم الحنفی (حنبلی سے حنفی ہوئے) ....تذکرة الخواص ..

(ہدیۃ العارفین جلد ۲ صفحہ ۵۵۴)

دلیل نمبر ۳: عمر رضا کحالہ لکھتے ہیں:

سبط ابن الجوزی ...محدث، حافظ، فقیه، مفسر، مؤرخ ..تذکرة الخواص ..

آگے لکھا ہے کہ انکا ذکر طبقات الحنفیه کتاب میں بھی موجود ہے۔

(معجم المؤلفین جلد ۴ صفحہ ۱۷۶)

دلیل نمبر ۴: اسماعیل باشا البغدادی دوسری کتاب میں بھی لکھتے ہیں:

تذکرة الخواص ...سبط ابن الجوزی الحنفی ..

(ایضاح المکنون فی الذیل کشف الظنون جلد ۱ صفحہ ۲۷۴)

الأعلام

قاموس تراجم

لأشهر الرجال والنساء من العرب والمستعربين والمستشرقين

تأليف

خير الدين الزركلي

الجزء الثامن

دار العلم للملايين

ص.ب ١٠٨٥ - بيروت

تلفون: ٢٢٤٥٠٢-٢٩١٠٢٧

سبْط ابن الجوزي

(٥٨١ ـ ٦٥٤هـ = ١١٨٥ ـ ١٢٥٦م)

يوسف بن قزأوغلي [1] ـ أو قزغلي ـ ابن عبدالله ، أبو المظفر ، شمس الدين ، سبط أبي الفرج ابن الجوزي : مؤرخ ، من الكتاب الوعاظ . ولد ونشأ ببغداد ، ورباه جده . وانتقل إلى دمشق ، فاستوطنها وتوفي فيها . من كتبه « مرآة الزمان في تاريخ الأعيان ـ ط » المجلد الثامن منه ، وهو آخره ، و « تذكرة خواص الأمة بذكر خصائص الأئمة ـ ط » في ذكر الأئمة الاثني عشر ، و « الجليس الصالح ـ خ » في أخبار موسى بن أبي بكر بن أيوب صاحب دمشق ، و « كنز الملوك في كيفية السلوك ـ خ » حكايات ومواعظ ، و « مقتضى السياسة في شرح بكت الحماسة ـ خ » و « منتهى السول في سيرة الرسول ـ ط » و « الانتصار والترجيح ـ ط » و « اللوامع » في الحديث ، وكتاب في « تفسير القرآن » قال اليافعي : تسعة وعشرون مجلداً ، و « مناقب أبي حنيفة » و « شرح الجامع الكبير » في الحديث و « إيثار الإنصاف في آثار الخلاف ـ خ » في خزانة عابدين بدمشق ، « في الفقه على المذاهب الأربعة (ذكره عبيد) » [2] .

(١) قزأوغلي ، بكسر القاف وسكون الزاي ، لـ صورة مصورة وعين ساكنة ولام مكسورة وياء ـ قط تركي ، ترجمته العربية « ابن البنت » أي « السبط » وفي الكتاب من يحذف الألف والواو ، تخفيفا ، فيكتبها « قرغلي » بالقاف المكسورة وضم الزاي ، والنص على هذا في تاريخ علماء بغداد « مختصر التحفة » الصفحة ٣٣٦ قال « والصواب ضم الزاي وسكون الغين المعجمة » قلت ولا غرابة لما عهب إليه أحد المعاصرين ، من أن « القرغلي » اعتمادا على خطه « مطبعية » في كتاب ابن خلكان

(٢) مفتاح السعادة ١ : ٢٠٨ والدرر المنتثرة ١٧١ والمنتظم ١ : ٤٠١ والبداية والنهاية ١٣ : ١٩٤ والجواهر المضية ٢ : ٣٣٠ وميل مرآة الزمان ١ : ٣٩ وميزان الاعتدال ٣ : ٣٣٣ والعيني ١ : ٤٧٨ وتاريخ علماء بغداد ٣٣٦ وشذرات الذهب ٥ : ٣٦٦ وفي خاتمته ما أشرت إليه في التعليق المقدم من حمله توعيا ، ولا صحة لما ادعاه من وجود ذلك في نسخة قديمة له في كتب الثقات ، والنجوم الزاهرة ٧ : ٣٩ و (وفاته) : Brock. 1:444 ; Suppl. 1:347 وانسي

القيسي

(٠٠٠ ـ ١٠٦١هـ = ٠٠٠ ـ ١٦٥١م)

يوسف القيسي المالكي : من كبار مشايخ الأزهر (بمصر) له حواش في النحو على « شرح الشذور » و « شرح القطر » و « شرح الأزهرية » وغيرها [1] .

يُوسف كَرَم

(٠٠٠ ـ ١٣٧٨هـ = ٠٠٠ ـ ١٩٥٩م)

يوسف كرم : باحث ، لبناني الأصل ، مولده ووفاته في طنطا (بمصر) تعلم الفلسفة في باريس ، وتولى تدريسها في الجامعة المصرية نحو ٢٥ سنة . له كتب مطبوعة ، منها « تاريخ الفلسفة اليونانية » و « الطبيعة وما وراء الطبيعة » و « تاريخ الفلسفة الحديثة » و « العقل والوجود » [2] .

يُوسف كمال

(٠٠٠ ـ ٠٠٠ ـ ٠٠٠ ـ ٠٠٠)

يوسف كمال « باشا » ابن أحمد كمال بن أحمد رفعت بن إبراهيم « باشا » : أمير ، رحالة جغرافي مصري ، من أسرة « محمد علي » كان شديد الولع باصطياد الوحوش المفترسة ، فسافر في سبيل ذلك إلى إفريقية الجنوبية وبعض بلاد الهند وغيرها ، واحتفظ بكثير من جلود فرائسه وأنيابها وبعض رؤوسها المحنطة ، وأنفق على ترجمة كتب فرنسية اختارها فنقلت إلى العربية ، وطبعت على حسابه ، منها « وثائق تاريخية وجغرافية وتجارية عن إفريقية الشرقية ـ ط » من تأليف سيوجيان ، باختصار ، و « المجموعة الكمالية في جغرافية مصر والقارة الإفريقية ـ ط » ثلاثة عشر مجلدا بالعربية والفرنسية ، وكتاب « بالسفينة حول القارة الإفريقية ـ ط » ، ورحلة ، و « سياحة في بلاد الهند والتبت الغربية وكشمير سنة ١٩١٥ ـ ط » [1] .

ابن لُؤلُؤ

(٦٠٧ ـ ٦٨٠هـ = ١٢١٠ ـ ١٢٨١م)

يوسف بن لؤلؤ بن عبدالله الذهبي ، بدر الدين : من شعراء الدولة الناصرية بدمشق ، ووفاته بها . كان كثير المقطعات اللطيفة ، كقوله :

« يا عاذلي فيه ، قل لي : عن حبه كيف أسلو ؟ »
« يمر لي كل حين ، وكلما مر يحلو ! »

نشر الدكتور حسين علي محفوظ ، ببغداد ، ديوانه باسم « شعر بدر الدين يوسف بن لؤلؤ الذهبي » . وكان أبوه « لؤلؤ » مملوكا ، أعتقه الأمير بدر الدين صاحب « تل باشر » في شمالي حلب [2] .

يُوسُف الثَّقفي

(٠٠٠ ـ بعد ١٢٦هـ = ٠٠٠ ـ بعد ٧٤٤م)

يوسف بن محمد بن يوسف الثقفي : أحد من تولوا أمر مكة من غير الأشراف ، وهو ابن أخي الحجاج . قال صاحب « إتحاف فضلاء الزمن » : ولاه الوليد ابن يزيد بن عبد الملك إمارة مكة والمدينة والطائف (سنة ١٢٥هـ) ودامت ولايته إلى انقضاء دولة الوليد سنة ١٢٦ [3] .

حلكان ٢ ، ٢٥٠ ومرآة الجنان ٤ ، ١٣٦ والفهرس التمهيدي ٤٢٩ وآداب اللغة ٣ : ٨٢ ودائرة المعارف الإسلامية ١ ، ١٢٦ والمخطوطات المصورة ١ : ٥١٢

(١) خلاصة الأثر ٤ : ٥١٠ وشجرة النور ٣٠٣

(٢) الأهرام ٢٨ و ١٩٥٩/٥/٢٩ والفهرس الخاص ـ ج .

(١) صفوة العصر ١٠٠ ودليل الخلفة الزراعية طبعة ١٩٤٧ ـ ٥٨ الصفحة ١٣ ، ورحلة العام ـ مصر ـ ١٩٢٧/٣/٧ ودار الكتب ٥ : ٤٠٤ و ٦ : ١٤ ، ٤١ ومطلة التمع العلمي العربي ٨ ، ٣٧٦ والأزهرية ٥ ١١٦

(٢) مطالع البدور ١ : ٤١ والمنزلات ٢ : ٣٢٢ في ترجمة يوسف بن زلال والنجوم الزاهرة ٧ : ٣٩١ وشذرات ٥ : ٣٦٩ والسلوك ١ : ٧٠٥ ومرآة الجنان ٤ : ١٩٣ .

(٣) الأرج المسكي ـ خ والإتحاف ـ خ .

المجلد الأول

من كتاب

إيضاح المكنون في الذيل على كشف الظنون

عن أسامي الكتب والفنون

للعالم الفاضل الأديب المؤرخ الكامل الأريب

إسماعيل باشا ابن محمد أمين بن مير سليم

الباباني البغدادي مولداً ومسكناً

عني بتصحيحه وطبعه على نسخة المؤلف العبد ان الفقير ان الى الله الغني

محمد شرف الدين بالتقايا رئيس امور الدين والمعلم رفعت بيلكه الكليسي

دار إحياء التراث العربي

بيروت - لبنان

تذكرة اولى الالباب فى شرح كتاب ابن الجلاب — من فروع المالكية فى ثلاث مجلدات .

تذكرة اهل الالباب فى استيفاء العمل بالاسطرلاب — للقاضى احمد بن على بن ابراهيم بن محمد ابن الحسن بن الزبير الشافى الاسوانى المعروف بالقاضى الرشيد المتوفى سنة ٥٦٣ ثلاث وستين وخمسمائة .

تذكرة الايقاظ فى اختصار تبصرة الوعاظ — لشمس الدين اللؤلؤى محمد بن عثمان الدمشقى المتوفى سنة ٨٦٧ سبع وستين وثمانمائة .

تذكرة البلغاء النظار بوجوه رد حجة الولاة النظار — لابى الاخلاص حسن بن عمار الشرنبلالى من الاقسام اولها الحمد لله الذى يحفظ الذكر والشريعة الخ . من الاقسام

تذكرة الحاضر وزاد المسافر — فى الطب تأليف عبدالله بن جبريل بن عبدالله بن بختيشوع الطبيب المتوفى سنة ٤٥١ احدى وخمسين واربعمائة .

التذكرة الحسينية — فى الشعر والشعراء . للسيد حسين ابن كمال الدين الدمشقى المعروف بابن النقيب المتوفى سنة ١٠٧٢ اثنين وسبعين والف .

تذكرة الحكم فى طبقات الامم — تركى للسيد عبد الرحمن اشرف بن شرف الدين على المرزفونى المعروف بخبرس ملاسى المتوفى سنة ١١٥١ احدى وخمسين ومائة والف .

تذكرة الحيوان الذى هو خير نوع الانسان — لابراهيم بن مصطفى الرومى الخطيب بجامع الوزير محمد باشا بالقسطنطينية المتوفى سنة... وهو شرح رسالة لسان الدين نوح الشيرازى اولها الحمد لله الذى شرف الانسان بالاصغرين الخ .

تذكرة الخطاطين وملازم للخطاط — رسالة تركية للسيد ابراهيم بن مصطفى بن نفس الخطاط الرومى المتوفى سنة ١٠٦٠ ستين والف .

تذكرة الخواتين — فارسى فى مجلد لطيف مطبوع بالهند لم يذكر مؤلفه .

تذكرة الخواص من الامة فى ذكر مناقب الائمة — لابى المظفر يوسف بن قزغلى بن عبدالله المعروف بسبط ابن الجوزى الحنفى المتوفى سنة ٦٥٤ اربع وخمسين وستمائة .

تذكرة الراشد برد تبصرة الناقد — تأليف محمد عبد الحى بن عبدالحليم اللكنوى الهندى الحنفى من الاجوبة الفاضلة .

تذكرة الرويتى — فى مجلدين كبيرين مشحونة من الفوائد ونوادر المسائل من الفنون العلمية والادبية جمعه محمد عقيل بن مصطفى الرويتى اولها الحمد لله على ما علم من البيان والهم من التبيان الخ . (موجود عندى خالص المختار)

تذكرة السامع والمتكلم فى آداب العالم والمتعلم — لابن جماعة بدرالدين محمد بن ابراهيم من ايضاح الدليل .

التذكرة السعدية فى الاشعار العربية — تأليف محمد ابن عبدالرحمن بن عبدالحميد العبيدى المتوفى سنة ... (من كتب اياسوفيه) .

تذكرة السمع فى منتهى الجمع — يحتوى فتوى عديدة للقاضى مجدالدين اسماعيل البليسى من الاسعاد على ارشاد الراجى .

تذكرة شعراء — تركى للسيد رضا بن محمد الادرنوى المعروف بزهرماوزاده من القضاة توفى سنة ١٠٨٢ اثنين وثمانين والف . مطبوع .

تذكرة شعراء — تركى تأليف عزتى الرومى .

تذكرة شعراء — لابراهيم وحدى الرومى من التجريد عون الرب المجيد .

معجم المؤلفين

تراجم مصنفي الكتب العربية

تأليف
عمر رضا كحالة

الجزء الرابع

مؤسسة الرسالة

٤٣٩، سركيس: معجم المطبوعات ٧٣٦، المكتبة البلدية: فهرس الرياضيات ٧٩، ٨٠، فهرس التاريخ الطبيعي ٥ .

١٨٤٩٢ ـ يوسف الفقيه
(٠٠٠ ـ ١٣٧٧ هـ/ ٠٠٠ ـ ١٩٥٧ م)

يوسف الفقيه . من علماء الشيعة بلبنان تولى رئاسة المحكمة الجعفرية العليا ردحاً من الزمن ، وتوفي ببيروت ، ونقل جثمانه إلى بلده حاريص . له عدة تآليف .

(م) العرفان ٤٥ : ٤٠٠ .

١٨٤٩٣ ـ يوسف الميانجي
(٠٠٠ ـ ٣٧٥ هـ/ ٠٠٠ ـ ٩٨٥ م)

يوسف بن القاسم بن يوسف بن فارس المعروف بالميانجي[1] (أبو بكر) محدث من القضاة . توفي بدمشق . من آثاره : أمالٍ في الحديث .

(ط) البغدادي : هديّة العارفين ٢ : ٥٤٩ .

١٨٤٩٤ يوسف سبط ابن الجوزي
(٥٨١[1] ـ ٦٥٤ هـ/ ١١٨٥ ـ ١٢٥٦ م)

يوسف بن قزاوغلي[2] بن عبد الله البغدادي، ثمّ الدمشقي (أبو المظفر، شمس الدين، سبط ابن الجوزي) محدث ، حافظ ، فقيه ، مفسر ، مؤرخ ، واعظ ولد ببغداد ، وبها نشأ تحت كنف جده لامه أبي الفرج بن الجوزي ، وقدم دمشق ، فوعظ بها ، وحصل له القبول العظيم للطف شمائله وعذوبة وعظه، ودرّس وأفتى ، وكان وافر الحرمة عند الملوك ، وتوفي بمنزله في سفح قاسيون بدمشق في ٢٠ ذي الحجة ، ودفن هناك ، وحضر دفنه الملك الناصر سلطان الشام . من تصانيفه الكثيرة : تفسير القرآن في تسعة وعشرين مجلداً ، مرآة الزمان في وفيات الفضلاء والأعيان ، شرح الجامع الكبير للشيباني في فروع الفقه الحنفي ، كنز الملوك في كيفية السلوك في الصبر والزهد والرضا ، واللوامع في أحاديث المختصر والجامع ، تذكرة خواص الأمة في خصائص الأئمة ، أربعون حديثاً في سورة الإخلاص ، منتهى السول في سيرة الرسول ، إيثار الإنصاف في مسائل الخلاف ، كتاب في مناقب علي بن أبي طالب ، وكتاب في فضائل أهل البيت يعرف برياض الأفهام .

(خ) فهرس المؤلفين بالظاهرية ، طبقات الحنفية ١/٢٩ ، عام ٧١٤٩ ، ظاهرية .

(ط) ابن رافع السلمي ٢٣٦ ـ ٢٣٩ ، ابن تغري بردي : النجوم الزاهرة ٧ : ٣٩ ، الذهبي : ميزان الاعتدال ٣ : ٣٣٣ ، أبو الفداء : المختصر في أخبار البشر ٣ : ٢٠٦ ، [illegible] ٤٠١ ، ٤٨٠ ، ابن العماد : شذرات الذهب ٥ : ٢٦٦ ، ٢٦٧ ، القرشي : الجواهر المضية ٢ : ٢٣١ ، ٢٣٢ ، ابن قطلوبغا : تاج التراجم ٦١ ، طاش كبري : مفتاح السعادة ١ : ٢٠٨ ، حاجي خليفة : كشف الظنون ١٧٢ ، ٢٠٥ ، ٤٣٧ ، ٤٤٨ ، ٥٥٨ ، ٥٦٩ ، ١٥١٩ ، ١٥٢٠ ، ١٥٦٩ ، ١٥٩٢ ، ١٦٤٧ ، ١٧٢٣ ، ١٨٣٧ ، ١٩٨٨ ، اللكنوي : الفوائد البهية ٢٣٠ ، ٢٣١ ، البغدادي : هدية العارفين ٢ : ٥٥٤ ، ٥٥٥ ، فهرست الخديوية ٥ : ٥٧ ، ٥٨ ، البغدادي : إيضاح المكنون ١ : ٢٧٤ ، الجلبي : فهرس مخطوطات الموصل ٢٣٥ ، كوركيس عواد : المخطوطات التاريخية ٧٤ ، عباس العزاوي : التعريف بالمؤرخين ٦٩ ـ ٧٤ ، كوبرلي زاده محمّد باشا كتبخانه سنده ٧٥ ، لطفي عبدالبديع : فهرس المخطوطات المصورة ٢ : ١٢٦ ، ١٢٧ ، ٢٤٢ ـ ٢٤٤ ، الكتاني : فهرس الفهارس ٢ : ٤٥١ ، سيد : فهرس المخطوطات المصورة ١ : ٣٣٣ ، ٤٤١ ، ٢ : ١٣٩ ، ٢ : ٣ : ٣٤ ، ٢٧١ ، المكتبة البلدية : فهرس الطب ٧ ، العزاوي : التعريف بالمؤرخين ٦٩ ـ ٧٤ ، الألباني : مخطوطات الحديث بالظاهرية ٢٢٤ ، المنجد : معجم المخطوطات المطبوعة ٢/ ٨٠ ، عواد : التراث العربي ٤٨ ، الريان : فهرس مخطوطات التاريخ بالظاهرية

هدية العارفين

أسماء المؤلفين وآثار المصنفين

المجلد الثاني

مؤلفه

إسماعيل باشا البغدادي

طبع بعناية وكالة المعارف الجليلة في مطبعتها البهية

استانبول

سنة ١٩٥٥

دار إحياء التراث العربي

بيروت - لبنان

المتوفى سنة ٦٣٠ ثلاثين وستمائة صنف من الكتب التشوف الى رجال التصوف .

ابن شداد — بهاءالدين ابو المحاسن يوسف بن رافع بن تميم الموصلي ثم الحلبي القاضي بها المعروف بابن شداد الفقيه الاديب الشافعي ولد سنة ٥٣٩ وتوفي بحلب سنة ٦٣٢ اثنتين

سبط الجوزي — شمس الدين ابو المظفر يوسف بن فرغلي بن عبدالله التركي البغدادي الحنبلي ثم الحنفي نزيل دمشق ولد سنة ٥٨١ وتوفي بدمشق سنة ٦٥٤ اربع وخمسين وستمائة من تصانيفه الانتصار لامام ائمة الامصار اعني ابا حنيفة . ايثار الانصاف . الايضاح لقوانين الاصطلاح تذكرة الخواص

من الامة في ذكر مناقب الائمة . تفسير القرآن في مجلد ٢٧ تلخيص الجامع الكبير للشيباني في الفروع . جوهرة الزمان . شرح الجامع الصحيح لمسلم بن الحجاج . كنز الملوك في كيفية السلوك . المسجد المعظم . مرآة الزمان في تاريخ الاعيان في مجلد ٤٠ . معادن الابريز في التاريخ مجلد ١٩ . المقتصر اللامع في احاديث المختصر والجامع . منتهى السول في سيرة الرسول صلعم . نهاية الصنائع في شرح المختصر والجامع شرح آخر .

اثنين وثمانين وستمائة صنف كتاب التائد في القرآت . كتاب الشافي كذا : كتاب النهاية ايضاً .

الملك المظفر — ابو منصور يوسف بن عمر بن علي بن رسولا الغساني اليمني من ملوك بني رسول الملقب بالملك المظفر ابن الملك المؤيد توفي سنة ٦٩٥ خمس وتسعين وستمائة . من تآليفه الاربعين في الحديث . تيسير المطالب في تيسير الكواكب . معتمد الادوية المفردة في الطب . درج السياسة في علم الفراسة وما يدل على الخيل من ملاحة وقباحة .

"اسنی المطالب فی نجاۃ ابی طالب" سنی کتاب

اہل سنت کے امام اسماعیل باشا البغدادی لکھتے ہیں:

اسنی المطالب فی نجاۃ ابی طالب.تالیف السید احمد زینی دحلان المکی الشافعی...

(ایضاح المکنون جلد ۱ صفحہ ۸۲)

اہل سنت کے عمر رضا کحالہ لکھتے ہیں:

احمد بن زینی دحلان المکی الشافعی ،فقیہ، مؤرخ . . .مفتی الشافعیہ بمکۃ...

(معجم المؤلفین جلد ۱ صفحہ ۱۴۳)

امام اسماعیل باشا البغدادی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں:

احمد بن السید زینی دحلان المفتی و رئیس العلماء و شیخ الخطباء الشافعی المکی. . .من تصانیفہ اسنی المطالب فی نجاۃ ابی طالب. . .

(ھدیۃ العارفین جلد ۱ صفحہ ۱۹۱)

ان دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ احمد بن دحلان شافعی عالم، مفتی ،فقیہ تھے اور اہل سنت کے جلیل القدر علماء میں سے تھے۔انہیں عالم نے جناب ابو طالبؑ کے ایمان کے اثبات پر

"اسنی المطالب فی نجاۃ ابی طالب"

کتاب لکھی ہے جس میں انہوں نے مکمل دلائل سے جناب ابو طالب کے خلاف جہلاء ناصبیوں کے تمام شبہات کا رد کر کے انکا ایمان ثابت کیا ہے۔

(طالب دعا)

المجلد الأول

من كتاب

إيضاح المكنون في الذيل على كشف الظنون

عن أسامي الكتب والفنون

للعالم الفاضل الأديب المؤرخ الكامل الأريب

إسماعيل باشا بن محمد أمين بن مير سليم

الباباني البغدادي مولداً ومسكناً

عني بتصحيحه وطبعه على نسخة المؤلف العبد ان الفقير ان الى الله الغني

محمد شرف الدين بالتقايا رئيس امور الدين والمعلم رفعت بيلكه الكليسي

دار إحياء التراث العربي

بيروت - لبنان

اسماع الصم فى اثبات الشرف من قبل الام — لابى عبدالله محمد بن عبدالرحمن القسنطينى المغربى الضرير المالكى المعروف بابن ابى زيد المراكشى ولد سنة ٧٣٩ .

اسمى الرتب فى العقل والعلم والادب — للسيد محمد عارف بن السيد احمد بن سعيد المنير الحسينى الدمشقى الحنفى المدرس بالجامع الاموى .

اسنان المفتاح — فى اختصار مفتاح ابن الهائم . لعماد الدين اسماعيل بن ابراهيم المعروف بابن شرف المتوفى سنة ٨٤٣ ثلاث واربعين وثمانمائة .

الاسنة القتالة فى اكباد من انكر على الاستاذ مروت على الجلالة — وهو شرح احمد ابن الشرقاوى تأليف محمد بن حسن الحرجاوى قاضى اسيوط المتوفى سنة ١٢٩٤

الاسنى فى شرح اسماء الله الحسنى — لابى عبدالله محمد ابن احمد ابى بكر فرح الانصارى القرطبى شمس الدين المالكى المفسر المتوفى سنة ٦٧١ فى مجلد .

اسنى المطالب بجواب الشريف احمد بن غالب — للقاضى محمد بن محمد المدنى المعروف بقاضى زاده المتوفى سنة ١٠٨٧ فى تفسير آيت الك بالواد المقدس طوى .

اسنى المطالب فى احاديث مختلفة المراتب — للشيخ محمد بن السيد درويش البيروتى الحنفى الشهير بالحوت المتوفى سنة ١٢٧٦ ست وسبعين ومائتين والف . اوله الحمد لله الذى رفع مراتب اهل السنة والحديث ونشر ذكرهم الجليل فى القديم والحديث الخ جمعه ولده عبدالرحمن وطبع فى بيروت .

اسنى المطالب فى حلية الاقارب — لشهاب الدين احمد ابن حجر الهيتمى المكى الشافعى المتوفى سنة ٩٧٣ ثلاث وسبعين وتسعمائة .

اسنى المطالب فى مناقب الامام على بن ابى طالب — لشمس الدين محمد بن محمد بن على بن يوسف الجزرى الدمشقى الشافعى المتوفى سنة ٨٣٣ ثلاث وثلاثين وثمانمائة .

اسنى المطالب فى نجاة ابى طالب — تأليف السيد احمد زينى دحلان المكى الشافعى المتوفى سنة ١٣٠٤ اربع وثلاثمائة والف .

اسنى المقاصد الى علم العقائد — لسراج الدين عمر ابن احمد بن محمد البلبيسى المصرى الشافعى المتوفى سنة ٨٧٨ ثمان وسبعين وثمانمائة .

اسنى المقاصد فى تعظيم المساجد — لعلاء الدين ... على بن عطية المعروف بعلوان الحموى المتوفى سنة ٩٣٦ ست وثلاثين وتسعمائة .

اسنى المقاصد فى معرفة حقوق الولد على الوالد — لزين الدين ركان بن احمد بن محمد الدمشقى المعروف بابن الكيال المتوفى سنة ٩٢٩ تسع وعشرين وتسعمائة .

اسنى المقاصد لحلية المشايخ ورفع الاسانيد الواقعة فى مرويات شيخنا الوالد — تأليف الطيب بن محمد ابن عبدالقادر الفاسى المتوفى سنة ١١١٣ ثلاث عشرة ومائة والف .

اسنى المنائح فى اسنى المدائح — لشهاب الدين محمود ابن سليمان بن فهد بن الشيخ الحلبى الدمشقى الحنبلى المتوفى سنة ٧٢٥ خمس وعشرين وسبعمائة .

اسنى المواهب والفتوح بعمارة المقام الابراهيمى وباب الكعبة وسقفها والسطوح — للشيخ محمد على ابن علان بن ابراهيم البكرى المكى الشافعى المتوفى سنة ١٠٥٧ سبع وخمسين والف .

اسنى المواهب فى تقويم الكواكب — تأليف رضوان افندى الفلكى المصرى المتوفى سنة ١١٢٢ اثنين وعشرين ومائة والف .

سنى المواهب — لتاج الدين ابى العباس احمد بن محمد ابن احمد القرشى البكرى الشرشى الاندلسى المالكى النحوى الصوفى المتوفى ٦٤١ احدى واربعين وستمائة .

هدية العارفين

أسماء المؤلفين وآثار المصنفين

المجلد الأول

مؤلفه

إسماعيل باشا البغدادي

طبع بعناية وكالة المعارف الجليلة في مطبعتها البهية

استانبول

سنة ١٩٥١

اعادت طبعه بالاوفست

دار إحياء التراث العربي

بيروت - لبنان

بخيالي الشاعر ولد سنة ١٢٦٦ وتوفى سنة ١٣٠٤ اربع وثلاثمائة والف له ديوان شعره تركي.

دحلان المكي — احمد بن السيد زيني دحلان المفتي ورئيس العلماء وشيخ الخطباء الشافعي المكي توفي بالمدينة المنورة في محرم من سنة ١٣٠٤ اربع وثلاثمائة والف من تصانيفه اسنى المطالب في نجاة ابي طالب . تاريخ الدول الاسلامية بالجد اول المرتبة مطبوع . تنبيه الغافلين مختصر منهاج العابدين . حاشية على متن السمرقندية في الآداب . خلاصة الكلام في بيان امراء البلد الحرام من زمن النبي عليه السلام الى وقتنا هذا بالتمام . الدرر السنية في الرد على الوهابية . رسالة الاستعارات . رسالة اعراب جاء زيد . رسالة البينات . رسالة في بيان العلم من اي المقولات . رسالة في فضائل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم . السيرة النبوية والآثار المحمدية في مجلدين . شرح الاجرومية . فتح الجواد المنان شرح العقيدة المسماة بفيض الرحمن . الفتح المبين في فضائل الخلفاء الراشدين واهل البيت الطاهرين في مجلد . الفوائد الزينية في شرح الالفية للسيوطي . منهل المطشان على فتح الرحمن في علم القرآن . النصر في احكام صلاة العصر .

كمال باشا الوزير — احمد كمال باشا الوزير احد اعيان وكلاء الدولة العثمانية تولى نظارة المعارف والاوقاف كان فاضلا اديبا توفي بربيع الآخر من سنة ١٣٠٤ اربع وثلاثمائة والف صنف النوادر والطائف في تفسير الآيات التي احتوت على النكت والظرائف بعبارة تركية مطبوع.

فهمي المصري — احمد فهمي بن . . المصري توفي سنة ١٣٠٥ خمس وثلاثمائة والف صنف النصوح الودود في الخلق المحمود في التحذير من الاستنماء باليد ومضاره.

احمد فارس — احمد فارس بن يوسف الشدياق الاديب اللغوي صاحب جريدة الجوائب المتوفى بالآستانة سنة ١٣٠٥ خمس وثمانمائة والف له من التصانيف الجاسوس على القاموس في اللغة مجلد ضخم مطبوع . الساق على الساق فيما هو الفارياق اوايام وشهور واعوام في عجم العرب والاعجام في اللغة مجلد . سر الليال في القلب والابدال . غنية الطالب ومنية الراغب في الصرف والنحو . كنز الرغائب في منتخبات الجوائب جزئين . الغيث في كل معنى ظريف . المرآة في عكس التوراة . الواسطة الى معرفة مالطه . كشف المخبا عن فنون آوروبا وغير ذلك.

حجابي القسطموني — السيد احمد حجابي بن احمد سباهي القسطموني الرومي الحنفي النقشبندي المتوفى سنة ١٣٠٦ ست وثلاثمائة والف صنف تعليقة على قره خليل . رسالة وحدة الوجود . تلخيص الفكوك .

احمد باشا الطبيب — احمد باشا بن محمد الطبيب الرومي تولى نظارة الطبية العسكرية وتوفي سنة ١٣٠٥ خمس وثلاثمائة والف له المفردات الطبية مطبوع في مجلد.

وفيق باشا — احمد وفيق باشا بن يحيى ناجي الوزير الصدر الرومي توفي سنة ١٣٠٨ ثمان وثلاثمائة والف له فذلكة التواريخ تركي . لهجة عثماني في اللغة التركية .

الشرواني — احمد حمدي بن . . الشرواني ثم الرومي الحنفي احد اعضاء مجلس المعارف توفي سنة ١٣٠٧ سبع ثلاثمائة والف له ترجمة المقامات للحريري . جغرافيا الصغير . جغرافيا الكبير خلاصة الفرائض . صور الكواكب . قواعد سليمية . مقالات العرفا في مسائل الحكماء لصانع الشبان . سياحت نامة افغان تركي مطبوع .

الحلواني — احمد بن احمد بن اسماعيل شهاب الدين الحلواني الحلبي الشافعي المتوفى يوم عرفة من سنة ١٣٠٨ ثمان وثلاثمائة والف من تصانيفه الاشارة الآصفية فيما لا يستحل بالانعكاس في صورة الرسمية وفي بعض محاسن الدمياطية وما يتبع ذلك من فوائد فرائد علمية في علم البلاغة في مجلد . البشرى باخبار الاسرا والمعراج والاسرى . حلاوة الرز في حل اللغز . شذا العطر في زكاة القطر . صفوة البشرى بالاسرا . العلم الاحدى بالمولد المحمدي . قصيدة الحلواء في مدح بني الزهراء . القطر الشهدي في اوصاف المهدي اعني المنتظر . قطع اللجاج في الاجاج من اللغة . الناغم من الصادح والباغم . الوسم في الوشم وغير ذلك .

كاكه البرزنجي — العارف بالله الشيخ احمد بن محمد معروف بن احمد الحسيني التودهي البرزنجي الشهرزوري الشافعي القادري النقشبندي الشهير بكاكه من افاضل سادة البرزنجية يأتي ترجمة والده معروف في حرف الميم توفي ببلدة سليمانية في شهر محرم سنة ١٣٠٥ خمس وثلاثمائة والف . من تصانيفه آداب الدنيا في التصوف والاخلاق فارسي رسالتان في العقائد صغرى وكبرى . رسالة القلب . رسالة المعفوات . رغبة الطالبين في فضيلة العلم والعلماء العاملين كتاب نافع في بابه . فتح الجواد في بيان فضائل الجهاد في مجلد لطيف . فتح الرؤف في معاني

معجم المؤلفين

تراجم مصنفي الكتب العربية

تأليف
عمر رضا كحالة

مؤسسة الرسالة

١٠٦٦ ـ أحمد الأحسائي

(١١٦٦ ـ ١٢٤١ هـ[1]. ١٧٥٣ ـ ١٨٢٥ م)

أحمد بن زين الدين بن إبراهيم بن صقر بن إبراهيم بن داغر بن راشد بن دهيم بن شمروخ آل صقر المطيري، الأحسائي، البحراني. مؤسس مذهب الكشفية. ولد بالأحساء في رجب، وتوفي وهو متوجه إلى الحج بمنزل هدية قريباً من المدينة في آخر ذي القعدة، وحمل إلى المدينة، ودفن بالبقيع. من مؤلفاته: حقيقة الرؤيا وأقسامها، حياة النفس في العقائد، بيان حجة الإجماع بأقسام الشيعة، توضيح معنى الجسمين والجسدين، وبيان حقيقة العقل والروح، ديوان مراثي أهل البيت الطاهر.

(ط) الخوانساري: روضات الجنات ٢٥ ـ ٢٧، العاملي: أعيان الشيعة ٨: ٣٩٠، ٤٠٧، البغدادي: هدية العارفين ١: ١٨٥، آغا بزرك: أعلام الشيعة ٢: ٨٨، البغدادي: إيضاح المكنون ١: ٢٠٥، ٢٠٦، ٢٢٢، ٢٦٧، ٣٠٥، ٣٢٩، ٣٧٢، ٤١٢، ٤٢٥، ٤٧٤، ٥٦٤، ٥٦٧، ٢: ٢٠٣، ٢٠٥، ٢٠٩، ٣٤٨، ٤٧٤، ٤٧٥، ٧٠٥، عزة: فهرس الشعر بالظاهرية ٢٢٠.

١٠٦٧ ـ أحمد المنطقي

(٠٠٠ ـ ١٠٤٥ هـ ـ ٠٠٠ ـ ١٦٣٥ م)

أحمد بن زين الدين النخجواني، المعروف بالمنطقي. شاعر. تولى قضاء الشام، من آثاره ديوان شعر.

(ط) البغدادي: إيضاح المكنون ١: ١٥٩.

١٠٦٨ ـ أحمد العلوي

(كان حياً ١٠٣٩ هـ ـ ١٦٢٩ م)

أحمد بن زين العابدين العلوي. له مناهج الأخيار في شرح الاستبصار، فرغ منه سنة ١٠٣٩ هـ.

(ط) العاملي: أعيان الشيعة ٣٢: ٤١٠.

١٠٦٩ ـ أحمد البكري

(٠٠٠ ـ ١٠٤٨ هـ ـ ٠٠٠ ـ ١٦٣٨ م)

أحمد بن زين العابدين بن محمد بن علي البكري، الصديقي، المصري، الشافعي. صوفي، أديب. شاعر. من آثاره: روضة المشتاق وبهجة العشاق، ديوان شعر، حسن الوصف في تفسير سورة الصف، وله نثر.

(ط) المحبي: خلاصة الأثر ١: ٢٠١ ـ ٢٠٣، البغدادي: هدية العارفين ١: ١٥٩، البغدادي: إيضاح المكنون ١: ٤٠٦، ٤٩٣، ٥٩٧.

De Slane: catalogue des manuscrits arabes 567, Brockelmann: s, II:385.

١٠٧٠ ـ أحمد زَيْني دَحْلان

(١٢٣١[1] ـ ١٣٠٤ هـ ـ ١٨١٦ ـ ١٨٨٦ م)

أحمد بن زيني دحلان المكي، الشافعي. فقيه، مؤرخ، مشارك في أنواع من العلوم، مفتي الشافعية بمكة، ولد بها، وتوفي بالمدينة في المحرم، من مؤلفاته: تاريخ الدول الإسلامية بالجداول المرضية، الأزهار الزينية في شرح متن الألفية في النحو، فتح الجواد المنان على العقيدة المسماة بفيض الرحمن الدرر السنية في الرد على الوهابية، ومنهل المطشان على فتح الرحمن في تجويد القرآن، خلاصة الكلام في بيان أمراء البلد الحرام.

(خ) العظم: السر المصون ١١٨، ١١٩، البيطار: حلية البشر ١: ١٧٣ ـ ١٧٥.

(ط) الكتاني: فهرس الفهارس ١: ٢٩٠ ـ ٢٩٢، البغدادي: هدية العارفين ١: ١٩١، سركيس: معجم المطبوعات ٩٩٠ ـ ٩٩٢، شيخو: الآداب العربية ٢: ٩٧، زيدان: تاريخ آداب اللغة العربية ٤: ٢٨٨، ٢٨٩، مجاهد: الأعلام الشرقية ٢: ٧٥، ٧٦، فهرس التيمورية ١: ٢٣٨، ٣: ٩٨، فهرس الأزهرية ٦: ٢١٦، فنديك: اكتفاء القنوع ٤٢٢، فهرست الخديوية ١: ١١١، ٢: ٥٢، ١٢٦، ١٢٧، ١٧٣، ٢٠٥، ٢٢٩، ٥: ٢٣، ٥٠، ٧٢، ٥: ٩٥، ٦: ١١١، ٢/٧: ٤٤٩، ٤٥٠، ٤٥٥، ٤٥٨، ٤٧٧ ـ ٤٧٩، المكتبة البلدية: فهرس العلوم العربية ٢: ١٩، فهرس التصوف ١٢، البغدادي: إيضاح المكنون ١: ٨٢، ٢١٤، ٤٣٦، ٢: ١٦١، ١٧٢، ٥٨٨، ٥٩٤، ٦٥٠، فهرس دار الكتب المصرية ٢: ٧٥، ١١٦، ١٨٦، ١٩٨، ٢٥٤، ٢/٢: ٢٧، ٥: ٢٨٥، ٢٨٦، ٧: ٤٣، ٨٠، ٥٨، ١٣١، ١٦٣، ١٩٢، ١٩٣.

Brockelmann: g, II:499, 500, s, II:810, 811.

(م) المنار ٣٣: ٣١٧ ـ ٣١٩، عبد الفتاح أبو علية: مجلة كلية اللغة العربية بجامعة محمد بن سعود ٥: ٤٩٨.

١٠٧١ ـ أحمد الشُحْمي

(٠٠٠ ـ ٥٦٨ هـ ـ ٠٠٠ ـ ١١٧٢ م)

أحمد بن سالم بن أحمد الشحمي (أبو العباس) لغوي. توفي في المحرم. صنف كتاباً كبيراً في المتشابه.

(ط) ابن الجوزي: المنتظم ١: ٢٤١.

١٠٧٢ ـ أحمد النَفْراوي

(٠٠٠ ـ ١٢٠٧ هـ ـ ٠٠٠ ـ ١٧٩٤ م)

أحمد بن سالم النفراوي، المالكي، المصري، له رسالة في الكلام على البسملة.

(خ) البيطار: حلية البشر ١: ١٦٢، ١٦٣.

---

(١) وفي رواية: ١٢٤٣.

(١) فهرس الفهارس، وفي الأعلام الشرقية، ومعجم سركيس: ١٢٣٢.

الملل والنحل شیعہ کتاب؟؟

یہ کتاب امام ابوالفتح عبدالکریم الشہرستانی کی لکھی ہے جس میں عمر کے بی بی فاطمہؑ کو ضرب لگانے کا ذکر موجود ہے اسی وجہ سے حافظ محمد علی صاحب نے اپنی کتاب میزان الکُتب میں اس کو شیعہ کتاب کہہ کر رَد کرنے کی کوشش کی ہے لیکن ہم شہرستانی کا مختصر تعارف آپکے سامنے رکھتے ہیں۔

علامہ ذرکلی لکھتے ہیں:

الشہرستانی...من فلاسفة الاسلام. کان اماما فی علم الکلام وادیان الامم...

یلقب الافضل...من کتبه الملل والنحل..

اسلام کی فلاسفر تھے اور علم الکلام اور دین میں امام تھے اور انکا لقب افضل تھا۔ الملل والنحل انکی تصنیف ہے۔

(الاعلام جلد٦ صفحه٢١٥)

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

الشہرستانی..احد علماء الکلام تصنیف الملل والنحل..تفقه بمذهب الشافعی

یہ کلام کے علماء میں سے ایک تھے، انکی تصنیف الملل والنحل ہے اور یہ شافعی مذہب پر تھے۔

(طبقات الشافعیه صفحه٥٩٦)

عمر رضا کحالہ لکھتے ہیں:

محمد الشہرستانی الشافعی (ابوالفتح) فقیه...من تصانیفه الملل والنحل..

یہ شافعی تھے، فقیہ تھے اور الملل والنحل انکی تصانیف میں سے ہے۔

(معجم المؤلفین جلد ٣صفحه ٤٢٢)

نواب صدیق حسن لکھتے ہیں:

الشہرستانی صاحب کتاب الملل والنحل...وکان اماما مبرزا فقیہا متکلما..

شہرستانی جنکی کتاب الملل والنحل ہے۔۔امام، فقیہ اور (عالم) الکلام تھے۔

〈ابجد العلوم جلد ۳ صفحہ ۱۱۲〉

محب الدین طبری شافعی نے بھی ان پر اعتماد کیا ہے:

امام محب الدین طبری شافعی نے بھی الملل والنحل پر اعتماد کیا ہے کیونکہ انہوں نے اپنی کتاب ذخائر العقبیٰ میں صرف اہل سنت کتب سے حوالہ جات لئے ہیں جن میں یہ کتاب بھی ہے۔

〈ذخائر العقبیٰ صفحہ ۵۳۰〉

ان تمام دلائل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ابوالفتح شہرستانی کا شیعہ مذہب سے کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ شافعی مذہب پر تھا اور اہل سنت کا امام ہے۔

〈طالب دعا〉

الأعلام

قاموس تراجم

لأشهر الرجال والنساء من العرب والمستعربين والمستشرقين

تأليف

خير الدين الزركلي

الجزء السادس

دار العلم للملايين

ص.ب ١٠٨٥ - بيروت

تلفون: ٢٢٤٥٠٢ - ٢٩١٠٢٧

بالكلية » و « المواقف الإلهية في التصورات المحمدية » و « حياة الأنبياء » ومجموعة « قصائد الكتاني ـ ط » و « الكمال المتلالي والاستدلالات العوالي ـ ط » و « لسان الحجة البرهانية ، في الذب عن شعائر الطريقة الأحمدية الكتانية ـ ط » ولمحمد ابن محمد السرغيني ، كتاب في سيرته سماه « روض الجنان بما لشيخنا أبي عبدالله الكتاني من الخصوصية والعرفان » [1] .

أبو جيدة

(١٢٥٠ ـ ١٣٢٨ هـ = ١٨٣٤ ـ ١٩١٠ م)

محمد (أبو جيدة) بن عبد الكبير ابن أبي البركات المجذوب بن عبد الحفيظ : من المشتغلين بالحديث . عم الشيخ عبد الحفيظ بن محمد بن عبد الكبير القاسمي مصنف « معجم الشيوخ » أثنى عليه كثيراً وقال إنه حج (سنة ١٢٩٤) وجاور مع أبيه بالمدينة وسمع وقرأ الخ . مولده ووفاته بفاس . له « المسلسلات ـ خ » مجلد ضخم في الخزانة القاسمية ، وكانت منه نسخة عند الشيخ عبد الحفيظ [2] .

الكتاني

(٠٠٠ ـ ١٣٦٢ هـ = ٠٠٠ ـ ١٩٤٣ م)

محمد بن عبد الكبير بن هاشم الكتاني : مؤرخ ، من علماء المالكية في المغرب . من أهل فاس . ووفاته بها . له كتب ، منها « لواقح الأزهار الندية فيمن تولى وأقبر من القضاة والعدول بهذه الحضرة أزهار الآس ـ خ » استدرك فيه ما فات أباه ، و « المواهب الفتحية في ذكر الإخوان الاربعة المتسلين من السيدة فاطمة الحلبية ـ خ » رآه ابن سودة وقال : يقع في سفر ضخم [1] .

الشَّهْرَسْتَاني

(٤٧٩ ـ ٥٤٨ هـ = ١٠٨٦ ـ ١١٥٣ م)

محمد بن عبد الكريم بن أحمد ، أبو الفتح الشهرستاني : من فلاسفة الإسلام . كان إماماً في علم الكلام وأديان الأمم ومذاهب الفلاسفة . يلقب بالأفضل . ولد في شهرستان (بين نيسابور وخوارزم) وانتقل إلى بغداد سنة ٥١٠ هـ ، فأقام ثلاث سنين ، وعاد إلى بلده . وتوفي بها . قال ياقوت في وصفه : « الفيلسوف المتكلم ، صاحب التصانيف ، كان وافر الفضل ، كامل العقل ، ولولا تخبطه في الاعتقاد ومبالغته في نصرة مذاهب الفلاسفة والذب عنهم لكان هو الإمام .. » من كتبه « الملل والنحل ـ ط » ثلاثة أجزاء ، و « نهاية الإقدام في علم الكلام ـ خ » و « الإرشاد إلى عقائد العباد » و « تلخيص الأقسام لمذاهب الأنام » و « مصارعات الفلاسفة ـ خ » و « تاريخ الحكماء ـ خ » و « المبدأ والمعاد » و « تفسير سورة يوسف » بأسلوب فلسفي و « مفاتيح الأسرار ومصابيح الأبرار ـ خ » في التفسير ، منه نسخة كتبت سنة ٦٦٧ هـ ، في خزانة مجلس الشورى الوطني بطهران [2] .

ابن الأَنْبَاري

(٤٦٩ ـ ٥٥٨ هـ = ١٠٧٦ ـ ١١٦٣ م)

محمد بن عبد الكريم بن إبراهيم بن عبد الكريم الشيباني ، أبو عبدالله ، سديد الدولة ابن الأنباري : كاتب الإنشاء بديوان الخلافة ببغداد ، خمسين سنة . كان ذا رأي وتدبير . علت مكانته عند الخلفاء والسلاطين ، وناب في الوزارة ، وأنفذ رسولاً إلى ملوك الشام وخراسان . وكان فاضلاً أديباً ، بينه وبين الحريري (صاحب المقامات) مراسلات مدونة . وله شعر أورد ابن قاضي شهبة بيتين منه [1] .

المُهَنْدِس

(٠٠٠ ـ ٥٩٩ هـ = ٠٠٠ ـ ١٢٠٢ م)

محمد بن عبد الكريم بن عبد الرحمن الحارثي الدمشقي ، مؤيد الدين ، أبو الفضل : عالم بالهندسة والطب . مولده ووفاته في دمشق . برع في التجارة ، وقرأ الهندسة والرياضيات . واشتغل بالفلك وعمل الأزياج . ثم انقطع للطب . وزار مصر ، وسمع شيئاً من الحديث بالإسكندرية (سنة ٥٧٢ أو ٧٣) وكان له في دمشق عطاآن في الشهر : أحدهما من طبه في البيمارستان الكبير ، والثاني من تفقده إصلاح ساعات الجامع الأموي ، وهو الذي صنعها . وصنف كتباً ، منها « معرفة رمز التقويم » رسالة ، و « الحروب والسياسة » و « الأدوية المفردة » على حروف أبجد ، و « مختصر الأغاني » . وله شعر

طبقات الشافعية

لعماد الدين إسماعيل بن عمر

ابن كثير

المتوفى سنة 776 هـ

تحقيق

عبد الحفيظ منصور

الجزء الأول

دار المدار الإسلامي

628) محمَّد[86] بن عبد الكريم بن أحمد، أبو الفتح ابن أبي القاسم الشَّهْرَسْتَاني، أفضل الدِّين.

أحد علماء الكلام، مصنِّف[87] المِلَل والنِّحَل، ونهاية الإقدام، وغير ذلك

(81) السُّبكي، وفيه: مات في عشر الخمسين وخمسمائة، وفي بغية الوعاة 1/ 158، ومعجم البلدان 1/ 743 مات سنة 584 هـ.

(82) السُّبكي 6/ 124، والإسنوي 2/ 351، وتذكرة الحفَّاظ 4/ 1313، والعبر 4/ 133.

(83) معجم البلدان 4/ 463، قرية كانت عظيمة من قرى مرو على طرف البريَّة آخر عمل مرو لمن يريد قصد آمل جيحون.

(84) التَّحبير 2/ 150.

(85) في - ب - ابن أخته.

(86) السُّبكي 6/ 128، والإسنوي 2/ 106، وتاريخ حكماء الإسلام والعبر 4/ 132، وابن الصَّلاح 1/ 272.

(87) معجم المؤلِّفين 10/ 187.

من الكتب المشهورة بين الأنام.

تفقَّه بمذهب الشَّافعي على أحمد بن محمَّد الخُوافي، وبرع في الفقه، وأخذ علم الكلام والأصول وطريقة الشَّيخ أبي الحسن الأشعري عن أبي نصر القشيري، والأستاذ أبي القاسم الأنصاري تلميذ إمام الحرمين. وصنَّف وبرع في هذه العلوم، ووعظ ببغداد مدَّة نحوًا من ثلاث سنين، وظهر له قبول عند العوامِّ، وكان كثير المحفوظ، وقد سمع الحديث بنيسابور من أبي الحسن علي بن أحمد المديني وغيره.

قال أبو سعد السَّمعاني[88]: كتبت عنه بمرو، وقال لي: ولدت بشهرستان سنة سبع وستِّين وأربعمائة، وبها توفِّي في أواخر شعبان سنة ثمانٍ وأربعين وخمسمائة، غير أنَّه كان متَّهمًا بالميل إلى أهل القلاع، يعني الإسماعيليَّة، وذكر نحو هذا في كتاب التَّحبير، وإن كان عاليًا في التشيُّع، والله أعلم.

معجم المؤلفين

تراجم مصنفي الكتب العربية

تأليف
عمر رضا كحالة

الجزء الثالث

مؤسسة الرسالة

ديواني شعرهما، وبينه وبين الحريري صاحب المقامات رسائل مدونة وعاش نيفاً وثمانين سنة.

(ط) الصفدي: الوافي ٣: ٢٧٩، ٢٨٠.

١٤١٣٣ ـ محمد الدَّمِيري

(٠٠٠ ـ ٩٤٣ هـ/٠٠٠ ـ ١٥٣٦ م)

محمد بن عبد الكريم بن أحمد الدميري فقيه. ولد بدمير من قرى مصر، وقدم القاهرة، وتوفي في ١٨ ربيع الأول. من آثاره: شرح أول المختصر لصلاة السفر والبيوع للجراح.

(ط) التنبكتي: نيل الابتهاج ٣٣٦.

١٤١٣٤ ـ محمد بن الوَزّان

(٠٠٠ ـ ٥٩٨ هـ/٠٠٠ ـ ١٢٠٢ م)

محمد بن عبد الكريم بن أحمد الرازي الشافعي (عماد الدين) فقيه، من أهل الري. تفقه على والده، ثم على أبي بكر الخجندي. من آثاره: شرح الوجيز.

(ط) ابن العماد: شذرات الذهب ٤: ٣٣٧.

١٤١٣٥ ـ محمد الشَّهْرَسْتَاني

(٤٦٧[1] ـ ٥٤٨ هـ[2]/١٠٧٥ ـ ١١٥٣ م)

محمد بن عبد الكريم بن أحمد الشهرستاني، الشافعي (أبو الفتح) فقيه، حكيم، متكلم على مذهب الأشعري. ولد بشهرستان بين نيسابور وخوارزم، وأخذ علم النظر والأصول عن أبي القاسم الأنصاري وأبي نصر القشيري، ورحل إلى بغداد وأقام بها ووعظ، وسمع الحديث بنيسابور وكتب عنه السمعاني، وتوفي بشهرستان آخر شعبان. من تصانيفه: الملل والنحل، تلخيص الأقسام لمذاهب الأنام، نهاية الاقدام، المناهج والبيان، نهاية الاقدام في علم الكلام، والمصارعة.

(خ) الذهبي: سير النبلاء ١٢: ٢١٠، الأسنوي: طبقات الشافعية ٢/١٣١، ١/١٣٢، ابن الصلاح: الطبقات ٢/١٦، ١/١٧، فهرس المؤلفين بالظاهرية.

(ط) ابن خلكان: وفيات الأعيان ١: ٦١٠، ٦١١، البيهقي: تاريخ حكماء الإسلام ١٤١ ـ ١٤٤، السبكي: طبقات الشافعية ٤: ٧٨، ٧٩، الذهبي: تذكرة الحفاظ ٤: ١٠٤، الصفدي: الوافي ٣: ٢٧٨، ٢٧٩، ابن حجر: لسان الميزان ٥: ٢٦٣، ٢٦٤، أبو الفداء: المختصر في أخبار البشر ٣: ٢٩، مختصر دول الإسلام ٢: ٤٥، اليافعي: مرآة الجنان ٣: ٢٨٩، ٢٩٠، ابن العماد: شذرات الذهب ٤: ١٤٩، طاش كبري: مفتاح السعادة ١: ٢٦٤، ٢٦٥، حاجي خليفة: كشف الظنون ٥٧، ٢٩١، ٤٧٢، ١٠٩٧، ١٧٠٣، ١٨٢١، ١٩٨٦، الخوانساري: روضات الجنات ١٨٦ ـ ١٨٨، كتبخانه ولي الدين ١٢٢، الزركلي: الأعلام ٧: ٨٣، ٨٤، فاتح كتبخانه سي ١٨١، عماد إسماعيل: الآثار الخطية في المكتبة القادرية ببغداد ٢/٤٦٧.

Ahlwardt:... verzeichniss der arabischen handschriften II: 323.682. 683. Carra De Vaux: Encyclopédie de l'islam IV: 272.273. Mingana: Catalogue of arabic manuscripts 463 – 465. Les manuscrits arabes de l'Escurial 3: 119.216. Brockelmann: g. I: 356.428. 429. s. I: 762.763.

(م) المورد: مجلد ٣، عدد ١/٢٣٦، كارل بتراشك: مجلة معهد المخطوطات ٦/١٠.

Anawati: Ibla 14 me année. 3e trimester: 309.310.

١٤١٣٦ ـ محمد النَّائِب

(٠٠٠ ـ ١٢٣٢ هـ/٠٠٠ ـ ١٨١٧ م)

محمد بن عبد الكريم بن أحمد بن عبد الرحمن بن أحمد الأوسي، الأنصاري، الأندلسي الأصل، الطرابلسي. فاضل. ولد بطرابلس الغرب، وتولى النيابة الشرعية بها. من آثاره: الارشاد لمعرفة الأجداد.

(ط) شيخو: الآداب العربية ١: ٢٠، البغدادي: هدية العارفين ٢: ٣٥٩، الزركلي: الأعلام ٧: ٨٥.

١٤١٣٧ ـ محمد المَرْعشي

(١١٩٨ ـ ١٢٨٠ هـ/١٧٨٤ ـ ١٨٦٣ م)

محمد بن عبد الكريم الحسيني، المرعشي. فقيه، أصولي، مفسر، أديب، شاعر. توفي بأصفهان، ودفن بمقبرة تخت فولاذ. من آثاره: شرح زبدة الأصول، شرح تشريح الأفلاك، تفسير القرآن، ديوان شعر، والرحلة إلى بلاد الهند.

(ط) العاملي: أعيان الشيعة ٤٥: ٢٧٣.

---

(١) وفي رواية: ٤٧٩ هـ.

(٢) وقيل: ٥٤٩ هـ.

أبجد العلوم

الوشي المرقوم في بيان أحوال العلوم

الجزء الثالث

ألفه

صديق بن حسن القنوجي

ت : ١٣٠٧ هـ ، ١٨٨٩ م

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

ابو حامد محمد بن محمد بن محمد العميد ركن الدين الفقيه الحنفي كان إماما في فن الخلاف خصوصا الجست .

وهو اول من افردها بالتصنيف ومن تقدمه كان يمزجه بخلاف المتقدمين ، وصنف في هذا الفن طريقة وهي مشهورة بأيدي الفقهاء ، وكان كريم الاخلاق كثير التواضع طيب المعاشرة توفي في سنة ٦١٥ خمس عشرة وستمائة ببخارا .

ابو طالب محمود بن علي بن ابي الرجاء التيمي الاصبهاني ، صاحب الطريقة في الخلاف برع فيه ، وصنف التعليقة التي شهدت بفضله وتحقيقه وتبريره على اكثر نظراته وجمع فيها بين الفقه والتحقيق ، وكان عمدة المدرسين في إلقاء الدروس عليها ، واشتغل عليه خلق كثير وانتفعوا به وصاروا علماء مشاهير ، وكان له في الوعظ اليد الطولى ، وكان متفنناً في العلوم خطيباً باصبهان مدة طويلة توفي في سنة خمس وثمانين وخمسمائة .

علماء المقالات

ابو الفتح محمد بن ابي القاسم عبد الكريم الشهرستاني صاحب كتاب الملل والنحل .

اورد فيه فرق المذاهب في العالم كلها ، وهو المتكلم على مذهب الاشعري .

وكان إماماً مبرزا فقيها متكلما .

تفقه على احمد الخوافي وعلى ابي نصر القشيري وغيرهما ، وبرع في الفقه .

وقرأ الكلام على ابي القاسم الانصاري وتفرد فيه ، صنف كتاب نهاية الإقدام في علم الاكلام ، والمناهج والبيان وكتاب المضارعة وتلخيص الاقسام لمذاهب الأنام .

وكان كثير المحفوظ حسن المحاورة ويعظ الناس .

تراجم آل بيت رسول الله

صلى الله عليه وسلم

ذخائر العقبى

في مناقب ذوي القربى

تأليف

الإمام الحافظ المحدث المؤرخ محب الدين أبي العباس أحمد بن عبد الله بن محمد الطبري المكي

٦١٥ - ٦٩٤ هـ

حققه وعلق عليه

أكرم البوشي

قرأه وقدم له

محمود الأرناؤوط

الطبعة الأولى المحققة

بالاعتماد على نسختين خطيتين

(الملل والنحل): لأبي الفتح محمد بن عبد الكريم الشهر ستاني . تحقيق محمد سيد كيلاني . مطبعة مصطفى البابي الحلبي ، مصر ١٣٨٧هـ ـ ١٩٦٧ م.

(الموضوعات) : للإمام أبي الفرج عبد الرحمن بن علي بن الجوزي . تحقيق عبد الرحمن محمد عثمان . الطبعة الثانية ، دار الفكر ١٤٠٣هـ ـ ١٩٨٣ م.

(الموطأ) : لإمام الأئمة مالك بن أنس . تحقيق محمد فؤاد عبد الباقي . دار إحياء التراث العربي ، بيروت ١٤٠٦هـ ـ ١٩٨٥ م.

(ميزان الاعتدال في نقد الرجال) : للحافظ الذهبي . تحقيق علي محمد البجاوي . دار إحياء الكتب العربية ، مصر ١٣٨٢هـ ـ ١٩٦٣ م.

ـ ن ـ

(النحو الوافي) : لعباس حسن . ط دار المعارف بمصر ١٩٧٥ م.

(نزهة المتقين شرح رياض الصالحين) : تأليف عدد من الأساتذة الأفاضل . مؤسسة الرسالة ، بيروت ١٣٩٧هـ ـ ١٩٧٧ م.

(نسب قريش) : للمصعب الزبيري ، عني بنشره (إ . ليفي بروفنسال) . دار المعارف للطباعة والنشر ١٩٥٣ م.

(نصب الراية لأحاديث الهداية) : للحافظ عبد الله بن يوسف الزيلعي الحنفي . الطبعة الثانية ، المكتب الإسلامي ، بيروت ١٣٩٣هـ .

(نكت الهميان) : لصلاح الدين خليل بن ايبك الصفدي . وقف على طبعه الأستاذ أحمد زكي بك . المطبعة الجمالية بمصر ١٣٢٩هـ ـ ١٩١١ م.

(النهاية في غريب الحديث والأثر) : لابن الأثير . تحقيق طاهر أحمد الزاوي ومحمود محمد الطناحي . دار إحياء الكتب العربية ١٣٨٣هـ ـ ١٩٦٣ م.

(نور الأبصار في مناقب آل بيت النبي المختار): للشبلنجي. دار الجيل، بيروت ١٤٠٩هـ ـ ١٩٨٩ م.

ـ هـ ـ

(هدية العارفين) : لإسماعيل باشا البغدادي . مكتبة المثنى ببيروت ، مصورة عن طبعة استانبول سنة ١٩٥١ م.

ـ و ـ

(وفيات الأعيان) : لشمس الدين أحمد بن محمد بن خلّكان . تحقيق الدكتور إحسان عباس . دار صادر ، بيروت .

• • •

مروج الذہب شیعہ کتاب؟؟

اکثر جہلاء کی طرف سے یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ وہ علامہ مسعودی (صاحب مروج الذہب) کو شیعہ کہہ کر اس سے اپنی جان چھڑاتے ہیں لیکن یہ ان لوگوں کی جہالت اور کم علمی کا نتیجہ ہے۔ ہم کچھ دلائل دیتے ہیں کہ سنیوں کے مشائخ کی نظر میں یہ عالم کیا حیثیت رکھتے ہیں۔

علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں:

''ابوالحسن علی بن حسین مسعودی فن تاریخ کا امام ہے۔ اسلام میں آج تک اس جیسا کوئی وسیع النظر مؤرخ پیدا نہیں ہوا۔ وہ دنیا کی اور قوموں کی تاریخ کا بھی ماہر تھا۔ اسکی تمام تاریخیں ملتیں تو کسی اور تصنیف کی حاجت نہ ہوتی۔۔۔۔''

(الفاروق صفحہ ۲۷)

امام ابن خلدون لکھتے ہیں:

''اگرچہ مسعودی اور واقدی کی کتابیں ارباب تحقیق کے اور ثقہ حفاظ کے نزدیک مشہور طعن اور قابل ردوقدح ہیں لیکن تمام حضرات نے انکی خبریں قبول فرمالی ہیں اور تصنیفات میں انکے طریقے اپنا لئے ہیں اور سب انہی کی راہوں پر چل رہے ہیں''

(مقدمہ ابن خلدون صفحہ ۱۱۲)

علامہ محب الدین طبری شافعی نے ان پر اعتماد کیا:

علامہ محبّ الدین طبری شافعی جو کہ اہل سنت میں اعلیٰ درجہ کے فقہاء میں سے ہیں انہوں نے اپنی کتاب ذخائر العقبیٰ میں صرف اہل سنت کتب کی ہی کتب کے حوالہ جات لئے ہیں جس میں یہ کتاب بھی شامل ہے''

〈ذخائر العقبیٰ صفحہ۵۲۸〉

ان تمام دلائل سے یہ بات مکمل طور پر ثابت ہو جاتی ہے کہ علامہ مسعودی پر طعن و تشنیع کرنے کے باوجود بھی اہل سنت کے مشائخ نے انہیں کے طریق پر عمل کیا اور انکو اپنا معتبر امام مانا۔

〈طالب دعا〉

الفاروق

سوانح عمری اور کارنامے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

شمس العلما علامہ شبلی نعمانیؒ

دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۱
فون ۲۱۳۷۶۸

ابو جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ ہجری یہ حدیث وفقہ میں بھی امام مانے جاتے ہیں۔ چنانچہ ائمہ اربعہ کے ساتھ لوگوں نے ان کو مجتہدین کے زمرہ میں شمار کیا ہے۔ تاریخ میں انہوں نے نہایت مفصل اور بسیط کتاب لکھی ہے جو ۳ ضخیم جلدوں میں ہے اور یورپ میں بمقام لیڈن نہایت صحت اور اہتمام کے ساتھ چھپی ہے۔

ابو الحسن علی بن حسین مسعودی المتوفی ۳۸۶ھ ہجری فن تاریخ کا امام ہے۔ اسلام میں آج تک اس کے برابر کوئی وسیع الفکر مؤرخ پیدا نہیں ہوا۔ وہ دنیا کی اور قوموں کی تواریخ کا بھی بہت بڑا ماہر تھا۔ اس کی تمام تاریخی کتابیں ملتیں تو کسی اور تصنیف کی حاجت نہ ہوتی۔ لیکن افسوس ہے کہ قوم کی بدمذاقی سے اکثر تصانیف ناپید ہو گئیں' یورپ نے بڑی تلاش سے دو کتابیں مہیا کیں' ایک مروج الذہب' اور دوسری کتاب الاشراف والتنبیہ' مروج الذہب مصر میں بھی چھپ گئی ہے۔

متاخرین کا دور

یہ تصنیفات جس زمانے کی ہیں وہ قدماء کا دور کہلاتا ہے' پانچویں صدی کے آغاز سے متاخرین کا دور شروع ہوتا ہے' جو فن تاریخ کے تنزل کا پہلا قدم ہے۔ متاخرین میں اگرچہ بیشمار مؤرخ گزرے جن میں سے ابن اثیر' سمعانی ذہبی ابو الفدا' نویری' سیوطی وغیرہ نے نہایت شہرت حاصل کی۔ لیکن افسوس ہے کہ ان لوگوں نے تاریخ کے ساتھ ساتھ من حیث الفن کوئی احسان نہیں کیا۔

قدماء کی خصوصیتیں

قدماء کی جو خصوصیات تھیں' کھودیں اور خود کوئی نئی بات پیدا نہیں کی۔ مثلاً قدماء کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ ہر تصنیف نئی معلومات پر مشتمل ہوتی تھی۔ متاخرین نے یہ طرز اختیار کیا کہ کوئی قدیم تصنیف سامنے رکھ لی اور بغیر اس کے کہ اس پر کچھ اضافہ کر سکیں تغیر اور اختصار کے ساتھ اس کا قالب بدل دیا۔ تاریخ ابن الاثیر کو علامہ ابن خلکان نے من خیار التواریخ کہا ہے اور حقیقت میں اس کی قبولیت عام نے قدیم تصنیفیں ناپید کر دیں۔ زمانہ کا اشتراک ہے ایک بات بھی اس میں طبری سے زیادہ نہیں مل سکتی' اسی طرح ابن الاثیر کے بعد جو لوگ پیدا ہوئے انہوں نے اپنی تصنیف کا مدار صرف ابن الاثیر پر رکھا۔ وھلم جرا

[1] یہ مکتبۃ العصریہ بغداد سے ۱۹۳۸ء میں شائع ہوئی۔

مقدّمہ

ابنِ خلدون

فلسفہ تاریخ تمدن، موارض تمدن پر جامع بحث
اور بصیرت افروز تاریخ نکات کا بیان

تصنیف:

رئیس المؤرخین علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدونؒ
(۷۳۲-۸۰۸)

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

[illegible] مورخین کی رائے ہیں: اگرچہ تواریخ لکھنے والے بہت ہیں اور ہمارے [illegible] قوموں کے عروج و زوال پر خوب لکھا ہے لیکن جو مستند شہرت و امامت کی فضیلت میں گوئے سبقت لے گئے اور جنہوں نے قدماء کی کتابوں کا قطرہ قطرہ اپنی کتابوں میں نچوڑ لیا وہ تھوڑے سے ہیں اور انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ جیسے ابنِ اسحٰق، ابنِ جریر طبری، ابنِ کلبی، محمد بن عمر واقدی اور سیف بن عمر اسدی وغیرہ یہ مؤرخین مشہور ہیں اور جمہور سے ممتاز ہیں۔

مسعودی اور واقدی کے بارے میں رائے: اگرچہ مسعودی اور واقدی کی کتابیں اربابِ تحقیق کے اور ثقہ حفاظ کے نزدیک مشہور طعن اور قابلِ ردوقدح ہیں لیکن تمام حضرات نے ان کی خبریں قبول فرمالی ہیں اور تصنیفات میں ان کے

Presented by www.ziaraat.com

طریقے اپنا لیے ہیں اور سب انہی کی راہوں پر چل رہے ہیں لیکن تنقیدی نگاہ رکھنے والے اربابِ بصیرت خود اپنی عقل کی ترازو میں تول کر ان کی نقل کردہ روایتوں میں تمیز کر لیتے ہیں کہ کونسی روایات غلط ہے اور کون سی صحیح ہے۔ کیونکہ تواریخ کا تعلق عمرانی حالات و طبائع سے بہت گہرا ہے اور انہی پر آثار و روایات کو کسا جاتا ہے۔

8

تراجم آل بيت رسول الله

صلى الله عليه وسلم

ذخائر العقبى

في مناقب ذوي القربى

تأليف

الإمام الحافظ المحدث المؤرخ محب الدين أبي العباس أحمد بن عبد الله بن محمد الطبري المكي

٦١٥ - ٦٩٤ هـ

حققه وعلق عليه

أكرم البوشي

قرأه وقدم له

محمود الأرناؤوط

الطبعة الأولى المحققة

بالاعتماد على نسختين خطيتين

(كشف الأستار عن زوائد البزار) : للحافظ نور الدين علي بن أبي بكر الهيثمي. تحقيق الشيخ حبيب الرحمن الأعظمي. مؤسسة الرسالة ١٣٩٩ ـ ١٤٠٥هـ ١٩٧٩ ـ ١٩٨٥ م.
(كشف الخفاء ومزيل الإلباس): لإسماعيل بن محمد العجلوني. دار إحياء التراث العربي بيروت ١٣٥١هـ .
(كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون) : لحاجي خليفة . منشورات مكتبة المثنى ، بيروت .
(كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال) : للعلامة علاء الدين الهندي . ضبط ألفاظه الشيخ بكري حياني، صححه ووضع فهارسه الشيخ صفوة السقا. مؤسسة الرسالة، بيروت ١٣٩٩هـ .

ـ ل ـ

(لسان العرب) : للعلامة أبي الفضل جمال الدين محمد بن مكرم بن منظور . دار صادر ، بيروت .
(اللباب في تهذيب الأنساب) : لعز الدين ابن الأثير الجزري . دار صادر ، بيروت .

ـ م ـ

(متن الأربعين النووية) : للإمام أبي زكريا يحيى بن شرف النووي الدمشقي . حققه وخرج أحاديثه محمود الأرناؤوط ، نظر في تحقيقه وحكم على أحاديثه الشيخ عبد القادر الأرناؤوط . مكتبة دار العروبة ، الكويت ١٤١٠هـ ـ ١٩٨٩هـ .
(المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين) : للحافظ محمد بن حبان البستي . تحقيق محمود إبراهيم زايد . دار الوعي بحلب ١٣٩٦هـ .
(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد) : للحافظ نور الدين علي بن أبي بكر الهيثمي . نشر دار الكتاب العربي ، بيروت ١٤٠٢هـ ـ ١٩٨٢ م.
(مختصر تاريخ دمشق لابن عساكر) : للإمام محمد بن مكرم المعروف بابن منظور . تحقيق عدد من الأساتذة . دار الفكر بدمشق .
(مختصر المحاسن المجتمعة): للإمام عبد الرحمن بن عبد السلام الصفوري. اختصره وحققه محمد خير المقداد، راجعه وقدم له وعلّق عليه محمود الأرناؤوط. دار ابن كثير ١٤٠٦هـ ـ ١٩٨٦ م.
(مختلف القبائل ومؤتلفها): لابن حبيب. مصورة مكتبة المثنى عن طبعة المستشرق فرديناند فستنفلد بمدينة غوتا سنة ١٨٥٠ م.
(مروج الذهب ومعادن الجوهر): للمؤرخ علي بن الحسين بن علي المسعودي. تحقيق محمد محيي الدين عبد الحميد. طبعة ثانية، المكتبة التجارية الكبرى ١٣٦٧هـ ـ ١٩٤٨ م.
(مسند الإمام أحمد بن حنبل) : وبهامشه منتخب كنز العمال . الطبعة الثانية ، المكتب الإسلامي ، بيروت ١٣٩٨هـ ـ ١٩٧٨ م.